تصنیفِ لطیف
سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ
گنج الاسرار
(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)
بحکم واجازت
خادم سلطان الفقر حضرت سخی
سلطان محمد نجیب الرحمٰن
سروری قادری مدظلہ الاقدس
مترجم
حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری
ایم ایس سی (باٹنی)

نام کتاب **گنج الاسرار** (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف **سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو** رحمتہ اللہ علیہ

مترجم **حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری** ایم ایس سی (باٹنی)

پرنٹر علی پرنٹرز لاہور

بارِاوّل مارچ 2015ء

تعداد 1000

ISBN: 978-969-9795-21-3

سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سلطان الفقر ہاؤس

4-5/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790
Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com
/SultanBahoo.SultanulFaqr
/+Sultanbahoo-Sultan-ul-Arifeen

انتساب
اپنے مرشد پاک
خادم سلطان الفقر
حضرت سخی
سلطان محمد نجیب الرحمٰن
سروری قادری
مدظلہ الاقدس
کے نام
آپ نگاہِ کامل سے زنگ آلودہ قلوب
کو نورِ ایمان سے منور فرما رہے ہیں
sultan-ul-faqr-publications

پیش لفظ

تمام تعریفیں اس ذاتِ حق کے لیے ہیں جس نے اسمِ اعظم ''اسمِ اَللّٰہُ ذات'' کی صورت میں ظہور فرمایا اور انسان کو اپنی پہچان و معرفت کے لیے تخلیق فرما کر لقائے الٰہی کی نعمت سے سرفراز کیا۔ اس وحدہٗ لاشریک کی شان لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ہے۔ لامحدود و بیشمار درود و سلام ہوں رحمۃ للعالمین، راحت العاشقین، انسانِ کامل، نبی آخر الزمان، سرورِ کائنات، روحِ کائنات، امام الانبیا، حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جن کی بدولت اُمتِ محمدیہ کے لیے لقائے الٰہی کے دروازے کھول دیے گئے۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اہلِ بیتؓ پر جو سفینہ نوح کی مانند ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحابؓ پر جو ستاروں کی مثل ہیں۔

''گنج الاسرار'' سلطان العارفین، برہان الواصلین، فنا فی ھُو، مصطفیٰ ثانی، مجتبیٰ آخر زمانی، حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیفِ لطیف ہے جس کا اُردو ترجمہ کرنے کی سعادت اس بندۂ عاجز کو نصیب ہوئی ہے۔ اُردو ترجمہ کے دوران یہ کوشش کی گئی ہے کہ آسان فہم ہو اور ساتھ ہی فارسی متن کی روح کو بھی برقرار رکھا جائے۔ ترجمہ کرنے کے لیے جس قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا گیا وہ خلیفہ گل محمد سندھی کا ہے۔ جو 1323ھ[1] میں تحریر کیا گیا۔ ''گنج الاسرار'' کے تمام مذکورہ نسخہ جات میں فارسی متن میں کسی قسم کا کوئی تضاد اور فرق نہیں پایا گیا سوائے چند کتابت کی غلطیوں کے۔ گنج الاسرار کے جن قلمی و مطبوعہ فارسی متن، فارسی متن مع اُردو تراجم اور اُردو تراجم (فارسی متن کے بغیر) سے استفادہ کیا، درج ذیل ہیں:

---

[1] 1905ء

گنج الاسرار کے قلمی نسخہ جات

۱۔گنج الاسرار از کاتب امیر حیدر ولد سیّد شاہ محمد کتابت ۱۷ رجب المرجب ۱۲۰۶ھ

۲۔مجموعہ چار عنوان رسالہ (گنج الاسرار، مجالس النبیؐ، رسالہ روحی شریف، تیغِ برہنہ) ''شمارہ نسخہ: 12473'' کتابت 1303ھ اسم کاتب ندارد، مملوکہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (گنج بخش لائبریری اسلام آباد)۔

۳۔مجموعہ تین عنوان رسالہ (مجالس النبیؐ، گنج الاسرار، نورالھدیٰ) ''شمارہ نسخہ 12830'' کتابت 1322ھ از حکیم غلام حسین، مملوکہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد)۔

۴۔گنج الاسرار از محمد رضا کتابت 1306ھ

۵۔گنج الاسرار از محمد بخش کتابت 1370ھ

گنج الاسرار کے مطبوعہ فارسی متن (اُردو ترجمہ کے بغیر)

۱۔ ''نسخہ متبرکہ چار رسالہ باھُوؒ صاحب'' کے نام سے دربار شریف کے تاجر کتب ''حاجی محمد صدیق'' کی فرمائش پر ''اتحاد پریس لاہور'' نے طبع کیا۔اس شائع شدہ نسخہ میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی چار کتب رسالہ روحی شریف، محبت الاسرار، گنج الاسرار، مجالستہ النبیؐ کا فارسی متن ہے۔ یہ نسخہ مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میلسی سے حاصل کیا گیا۔

گنج الاسرار کے مطبوعہ اُردو تراجم مع فارسی متن

۱۔گنج الاسرار از کے۔بی۔نسیم بارِ اوّل 1992ء

۲۔گنج الاسرار از فقیر الطاف حسین شاہد روی سال طباعت ندارد

۳۔گنج الاسرار از فقیر نظام الدین ملتانی 1348ھ

گنج الاسرار کے مطبوعہ اُردو تراجم (فارسی متن کے بغیر)

۱۔گنج الاسرار از مترجم عبدالستار ٹونکی۔ اللہ والے کی قومی دکان

۲۔گنج الاسرار از فقیر الطاف حسین شاہدروی

۳۔گنج الاسرار از حافظ محمد رمضان خطیب دربار سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

یہ عاجز اپنے مرشد پاک خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا احسان مند ہے جنہوں نے اس ناچیز کو اس قابل بنایا کہ سلطان العارفینؒ کی تصانیف کے اُردو تراجم کر سکے۔ سلطان العارفینؒ کی دیگر تصانیف کی طرح گنج الاسرار کا ترجمہ کرتے ہوئے مجھے جب بھی کوئی مشکل درپیش ہوئی تو میں اپنے مرشد کریم خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو گیا، آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی نگاہِ کامل سے نہ صرف مجھے تعلیم و تلقین فرمائی بلکہ سلطان العارفینؒ کی اصطلاحاتِ فقر کی شرح بھی فرمائی۔ آپ مدظلہ الاقدس کی اس خصوصی شفقت اور تلقین کی بدولت میں اس قابل ہوا کہ گنج الاسرار کا اُردو ترجمہ مع فارسی متن قارئین کی نذر کر سکوں۔

میں جناب پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ سلطان الطاف علی صاحب کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے ''گنج الاسرار'' کے اس اُردو ترجمہ اور فارسی متن کی اصلاح فرمائی اور مناسب تجاویز و ترامیم سے سرفراز کیا۔ اور خلیفہ گل محمد سندھی کا قلمی نسخہ عطا فرمایا۔

میں جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال شاہد صدر شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کا احسان مند ہوں جنہوں نے مجھے گنج الاسرار کے قلمی نسخہ جات سے نوازا اور میری راہنمائی فرمائی۔ اللہ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

میں محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا مشکور ہوں جنہوں نے فارسی متن اور اُردو ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی اور ہمیشہ کی طرح اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ انہیں راہِ فقر پر استقامت عطا فرمائے۔ (آمین)

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس عاجزانہ کوشش کو قبول فرمائے اور اسے تاقیامت ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

خاکسار

حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری

ایم۔ایس۔سی (باٹنی)

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

تاریخ۔ 8 ستمبر 2014ء

تقریظ

حصولِ علم کا سلسلہ مہد سے لحد تک جاری رہتا ہے اور بالخصوص کلامِ وحی والہام پر تفکر، تحقیق وتفسیر کا علمِ بیکراں کبھی نہ رُکتا ہے اور نہ ختم ہوتا ہے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو قدس سرہٗ کا کلام الہامی ہے اس لئے اس کے مغز ومعانی پر کام جاری رہے گا۔ دو عشرے قبل ڈاکٹر کے بی نسیم مرحوم ومغفور نے میری نگرانی میں ''رسالہ گنج الاسرار'' کا ترجمہ کیا تھا جو شائع ہوا۔ اب حافظ حماد الرحمٰن کی خواہش پر ان کا بھی اسی رسالہ کا ترجمہ دیکھا اور اس میں ضروری ترمیم واضافہ کے ساتھ نظر ڈالی جو پہلے کی نسبت بہتر سمجھتا ہوں۔

''گنج الاسرار'' سے بعض اہم اخبار ونکات حاصل ہوئے ہیں۔ حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ بڑے واضح طور پر مطلع فرماتے ہیں کہ سیّد محمد امیر حجرویؒ جو ان کے ہمعصر ولی اللہ تھے، آپؒ کے پیرِ صحبت تھے جن سے اپنے دل وجان سے ارادتمندی کا اظہار فرماتے ہیں۔

وہ سرود جو نفسانی خواہشات کو ابھارنے والا ہو اس کا مکمل امتناع فرماتے ہیں۔ آپ دنیا کو آخرت کے لیے کھیتی قرار دیتے ہوئے اس میں محنت وجدوجہد کی تلقین فرماتے ہیں تاکہ حشرات سے ہماری اخروی محنت محفوظ رہ جائے۔

تمام سلاسلِ تصوف کے اولیائے کرام نے سیّدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے دربار سے فیضان پایا ہے۔ حضرت معین الدین چشتیؒ، حضرت نجیب الدین سہروردیؒ وشہاب الدین سہروردیؒ غوث الاعظمؓ کے نہ صرف ہمعصر تھے بلکہ آپؓ کے دربارِ صحبت وبابرکت سے منسلک تھے۔ حضرت بہاؤ الدین نقشبندیؒ جب ڈیڑھ سو سال بعد بخارا میں اپنی خانقاہ قائم کرتے ہیں تو ان کو بھی سیّدنا غوث الاعظمؓ کا بھیجا ہوا محفوظ اسمِ ذات ملتا ہے جس سے نقشبند کہلائے۔ اسی لئے حضرت سلطان

العارفین قدس سرہٗ تصوف وعرفان کے معاملہ میں تمام سلاسل کی بات کرنے کی بجائے مرکزِ تصوف قادریہ کے لیے سالکین کو توجہ دلاتے ہیں تاکہ جس سلسلہ کا بھی سالک ہو وہ اپنی بنیادی نسبت غوثیہ قادریہ کی مرکزیت سے اپنی پہچان قائم رکھے اور سلوک کو یکجان ویک نہاد پائے۔

سیّدنا غوث الاعظمؓ سے ربّ تعالیٰ کا جو براہِ راست خطاب بطور وحی الہام ہوتا ہے اس کو بھی حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ اپنی منظوم ابیاتِ فارسی میں پیش کرتے ہیں جس کے معانی والفاظ پر غور کیا جائے اور سمجھا جائے۔

آپؒ غیر شرعی مست وملنگ صورت میں سرگردان اور منشیات میں غرق لوگوں سے اجتناب فرمانے کا حکم دیتے ہیں جو پیری مریدی کے روحانی سلاسل کے لیے سمِ قاتل ہیں۔ باصفا درویش وسالک کے ظاہر وباطن میں ذکر وفکر کا ایک جہان بحرِ ذخار کی طرح پُر موج رہتا ہے۔ آپؒ ایسے اہلِ اللہ سے تعلق قائم رکھنے کی تلقین فرماتے ہیں جن کی صبح وشام اللہ جل شانہٗ ومحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں بسر ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سلطان الطاف علی

(حال۔ایڈن ولاز II۔لاہور)

18 اکتوبر 2014ء

اسرارِ جان

محترمی حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری نے ''گنج الاسرار'' عطا سپرد کر کے اس پر تبصرے کا حکم دے دیا ہے۔ اسرار کا اخفأ اور اشفأ دونوں ہی مشکل کام ہیں۔ راز چھپے رہیں تو تخلیقِ اسرار راضی نہیں، علامہ اقبالؒ رومیؒ کا معتبر حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں:

پیر رومیؒ بامن این اسرار گفت
کز ندیمان راز ھا نتوان نہفت

اور اشفأ کا سوچتا ہوں تو منصور حلاجؒ کا انجام نظر آتا ہے:

جرمش این بود کہ اسرار ھویدا می کرد

اسرار کا اخفأ اور اشفأ دونوں تفرق اور تقرب کے اسباب بھی ہیں۔ ایک ہی آن میں تختہ دار یا وصلِ یار سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔

جو کوے یا ر سے نکلے تو سوئے دار چلے

یہ بات بھی طے ہے کہ ''کشف المحجوب'' نے عرفان و آگاہی کی دنیائیں بھی روشن کر دیں ہیں کیونکہ روشن دلوں سے نورِ مطلق کے اسرار پوشیدہ نہیں ہوتے، نور کا پرتو بھی نور ہی ہوتا ہے۔ آگاہ دل آگہی دینے والے کے اسرار کا مکان ہوتا ہے۔ کشف الاسرار، گنج ہای اسرار سے جدا نہیں یہ سلسلہ ھای عرفان اہلِ صفا کی کلیدِ جان ہیں۔ جلال الدین رومی (مولوی) اپنے والہانہ اندازِ شعر اور بیانِ اسرار دل میں منفرد لہجہ رکھتے ہیں اور اسی عاشقانہ اور عارفانہ مستی میں فرماتے ہیں:

یار مرا، غار مرا، عشق جگر خوار مرا
یار توی، غار توی، خواجہ، نگہدار مرا
نوح تویی، روح تویی، فاتح و مفتوح تویی
سینہ مشروح تویی، بر درِ اسرار مرا

اورشاہ حسینؒ بھی یہی کہتے ہیں:

ربّا مرے حال دا محرم توں
اندر تو ایں باہر تو ایں
مرا سب کجھ توں

سلطان العارفین حضرت سلطان باھُوؒ نے اسرارِ جان کا عرفان پیر گیلان، پیر پیران جہان، حضرت عبدالقادرؒ سے پایا اور ایسے پایا کہ جس دل کی طرف نگاہ کی اس کی جان روشن کر دی۔ آپ کے آثار و اسرار کا سلسلہ فیض رسان بے پایان ہے اور خوش قسمتی یہ کہ موجودہ دور میں جب دلوں کی صفا کی زیادہ ضرورت ہے یہ اسرار اور آثار تصحیح و تراجم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ آپ کی فارسی تصانیف کی تصحیح متن میں بنیادی مشکل نسخہ ھای خطی کی عدم دستیابی اور سرکاری یونیورسٹی لائبریریوں میں ناپیدی ہے۔ یہ نسخہ ھای خطی زیادہ تر شخصی ملکیتی نسخے تھے مگر خانوادہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے چند موجودہ اربابِ علم و دانش کی علم پروری اور فیض بخشی کے سبب محققین کو ان تک رسائی ممکن ہوئی ہے اور گذشتہ عرصے میں ان گنج ھای گران بہا پر علمی و تحقیقی کام شروع ہو گیا ہے۔ گنج الاسرار کی تصحیح متن اور ترجمہ بھی اسی علمی تحقیق کی ایک خوبصورت کڑی ہے۔ یہ کام خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی توجہ اور رہنمائی میں انجام پایا اور برکاتِ خاص کا حامل ہے۔ میں حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری کو اس شعر کے ساتھ مبارک باد پیش کرتا ہوں:

این سعادت بہ زور بازو نیست
تا نبخشد خدائے بخشندہ

تاریخ 23 جنوری 2015ء

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال شاہد
صدر شعبۂ فارسی
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے اجداد وادی سون سکیسر (تحصیل نوشہرہ ضلع خوشاب) کے گاؤں انگہ میں رہائش پذیر رہے۔ انگہ کے قبرستان میں سلطان العارفینؒ کے دادا حضرت سلطان فتح محمد رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اسی انگہ گاؤں میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی دادی اور نانی کی مبارک قبریں بھی موجود ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے والدِ محترم کا اسمِ گرامی حضرت سلطان بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ تھا۔ سلطان بازید رحمتہ اللہ علیہ پیشہ ور سپاہی اور شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تمام جوانی جہاد کی نذر کر رکھی تھی۔ جب آپ کی عمر ڈھل چکی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے علاقے میں واپس آ گئے اور اپنی ایک رشتہ دار ہم کفو خاتون حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت بی بی مائی راستی رحمتہ اللہ علیہا ایک عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصانیف میں اپنی والدہ محترمہ سے اپنی عقیدت و محبت کا بارہا اظہار فرماتے ہیں:

''مائی راستی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہا کی روح پر اللہ تعالیٰ کی صد بار رحمت ہو کہ انہوں نے میرا نام باھُو

(رحمۃ اللہ علیہ) رکھا ہے"۔

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ ایک بیت میں فرماتے ہیں:

راستیؒ از راستی آراستی

رحمت و غفران بود بر راستیؒ

ترجمہ: راستی رحمتہ اللہ علیہا راستی (حق) سے آراستہ ہیں۔ اللہ کی رحمت و مغفرت ہو راستی رحمتہ اللہ علیہا پر۔

آپؒ کے والدین کے مزارات شورکوٹ شہر میں مرجع خلائق ہیں اور مائی باپ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ یکم جمادی الثانی 1039ھ (17 جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقتِ فجر شاہجہان کے عہدِ حکومت میں قصبہ شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ نے آپؒ کا نام حکمِ خداوندی سے باھُو رکھا۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ سے قبل تاریخ میں کسی کا نام باھُو نہیں ہے۔ سلطان العارفین اسمِ ھُو کے عین مظہر ہیں اسی لیے آپؒ کا اسم بھی باھُو ہے۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ مادرزاد ولی کامل تھے اسی لیے آپؒ کی آنکھوں میں ازلی نور چمکتا تھا اور آپؒ کی پیشانی نورِ حق سے منور تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ زمانہ شیر خواری میں حضور غوث الاعظم حضرت سیّدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرح ماہِ رمضان کے ایام میں دودھ نہیں پیتے تھے۔ بچپن میں ہی آپؒ میں نورِ حق اس قدر جلوہ افروز تھا کہ آپؒ جس پر بھی نظر ڈالتے اسے واصل باللہ کر دیتے۔ اگر کسی کافر پر نظر ڈالتے تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔ اسی خوف سے کفار اور ہندو آپؒ کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آپؒ کی یہ کرامت آخری عمر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے برہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ برہمن طبیب نے جواب دیا "میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا کرتہ یہاں بھیج دو"۔ جب آپ

رحمتہ اللہ علیہ کا کرتہ طبیب کے پاس پہنچا تو وہ اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔

سلطان العارفینؒ نے کسی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''عین الفقر'' میں فرماتے ہیں:

''مجھے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ظاہری علم حاصل نہیں لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر ہیں کہ ان کے بیان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔''

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس (30) سال تک مرشد کی تلاش میں سرگرداں رہا لیکن مجھے اپنے پائے کا مرشد نہیں مل سکا۔ ایک دن دیدارِ الٰہی میں مستغرق آپ رحمتہ اللہ علیہ شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحبِ نور، صاحبِ حشمت اور بارعب سوار نمودار ہوا جس نے اپنائیت سے پکڑ کر آپ رحمتہ اللہ علیہ کو قریب کیا اور بڑے دلنشین انداز میں فرمایا کہ میں علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کم عمر تھے، کم علم نہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو قریب تھا کہ خود کو آپ رضی اللہ عنہ پر نثار کر دیتے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ پر توجہ مرکوز کی اور فرمایا ''فرزند آج تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں طلب کیے گئے ہو''۔

پھر جیسے وقت تھم گیا، ہر شے ساکت ہو گئی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک لمحے میں خود کو آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہِ عالیہ میں حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور تمام اہلِ بیت رضی اللہ عنہم حاضر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھتے ہی پہلے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مجلس سے اٹھ کر آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہوئے۔ بعد ازاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی توجہ فرمانے کے بعد مجلس سے رخصت ہو گئے تو مجلس میں صرف اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی رہ گئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں گے لیکن بظاہر خاموش تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا ''میرے ہاتھ پکڑو'' اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ مجھے تلقین فرمایا تو درجات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا۔ چنانچہ اول و آخر یکساں ہوگیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تلقین سے مشرف ہوا تو خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا ”تو میرا فرزند ہے“۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدم چومے اور اپنے گلے میں ان کی غلامی کا حلقہ پہنا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ”مخلوقِ خدا کو خالقِ کائنات کی جانب بلاؤ اور انہیں تلقین و ہدایت کرو۔ تمہارا درجہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہوگا اور ابدالاباد تک ایسا ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکمِ سروری و سرمدی ہے“۔ بعدازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غوث الاعظم، محبوبِ سبحانی پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت دستگیر رضی اللہ عنہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو باطنی فیض سے مالا مال کرنے کے بعد خلقت کو تلقین وارشاد کا حکم دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”جب فقر کے شاہسوار نے مجھ پر کرم کی نگاہ ڈالی تو ازل سے ابد تک کا تمام راستہ میں نے طے کرلیا“۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جو کچھ میں نے دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اس ظاہری بدن کے ساتھ دیکھا اور مشرف ہوا“

رسالہ روحی شریف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفیؐ   خواندہ است فرزند مارا مجتبیٰؐ

شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیؐ   خلق را تلقین بکن بہر از خدا

ترجمہ: مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دستِ بیعت فرمایا اور انہوں نے مجھے اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا۔ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی کہ میں خلقِ خدا کو اللہ کی راہ کی تلقین کروں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فرزندِ خود خوانده است مارا فاطمہؓ   معرفتِ فقر است برمن خاتمہ

ترجمہ: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے اپنا فرزند فرمایا ہے اس لیے معرفتِ فقر کی مجھ پر انتہا ہو گئی۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ سے باطنی تربیت کی تکمیل کے بعد آپؒ نے سید عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت فرمائی اور خلق کو تلقین اور رشد و ہدایت کا آغاز فرمایا۔ اس مقصد کے لیے آپؒ نے بہت سے سفر کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ تر سفر وادی سون سکیسر، ملتان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، سندھ اور بلوچستان کی طرف کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی شہر شہر، قریہ قریہ گھوم پھر کر طالبانِ مولیٰ کی تلاش کرنے اور انہیں واصل باللہ کرنے میں گزری کیونکہ خلقِ خدا کو تلقین کرنے کی یہ ذمہ داری آپؒ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے حاصل ہوئی۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ ''سلطان الفقر'' کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ جس طرح محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا اعلان قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ ہے اسی طرح سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا:

''تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازیٔ عینِ عنایت حق الحق حاصل شدہ و از حضور فائض النور اکرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ سلم حکم ارشادِ خلق شدہ، چہ مسلم، چہ کافر، چہ بانصیب، چہ بے نصیب، چہ زندہ و چہ مردہ۔ بزبانِ گوہرفشاں مصطفیٰ ثانی و مجتبیٰ آخر زمانی فرمودہ۔'' (رسالہ روحی شریف)

ترجمہ: جب سے لطفِ ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عین نوازش سے سربلندی حاصل ہوئی ہے اور حضور فائض النور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تمام خلقت کیا مسلم، کیا کافر، کیا بانصیب، کیا بے نصیب، کیا زندہ اور کیا مردہ سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ گوہرفشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے۔

مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کے لقب سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جب جاہلیت اپنے پَر پھیلانے لگے گی تو سلطان العارفینؒ اور آپؒ کے سلسلہ کا کوئی امام آپؒ کی تعلیمات کو عام کر کے آپؒ ہی کے سلسلۂ فقر کے ذریعے اسے نیست و نابود کر کے دینِ حق کا پھر سے بول بالا کر دیں گے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی 140 تصانیف ہیں جن میں سے صرف ایک پنجابی ابیات کی صورت میں ہے اور دیگر تمام فارسی میں ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتب علمِ لدّنی کا شاہکار ہیں۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان ہے کہ جس کو کوئی مرشد کامل اکمل نہ ملتا ہو وہ میری کتب کو وسیلہ بنائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں:

''اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود سے رجعت کھا کر اپنے مرتبے سے گر گیا ہو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشدِ کامل اکمل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبے پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔''

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان آپؒ کی ہر کتاب میں الفاظ کی ردو بدل کے ساتھ موجود ہے۔ میرے آقا خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنی تصنیف شمس الفقرا میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت بہت سادہ اور سلیس ہے جسے عام اور معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت میں ایسی روانی اور تاثیر ہے جو دورانِ مطالعہ قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ ان کتب کو اگر باادب اور باوضو پڑھا جائے تو فیض کا ایک سمندر کتب سے قاری کے اندر منتقل ہوتا ہے۔ اگر قاری صدقِ دل سے مطالعہ جاری رکھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی روحانی وارث سروری قادری مرشد تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں ضرورت کے مطابق آیاتِ قرآنی' احادیثِ مبارکہ اور احادیثِ قدسی کا استعمال فرمایا ہے۔ ان کتب میں جہاں کہیں بھی عبارت میں ان کا ذکر ہے، اگر ان کو وہاں

سے نکال دیا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس جگہ آیات قرآنی یا احادیث کو درج نہ کیا جاتا تو مطلب مکمل نہ ہوتا۔ حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ عبارت میں اشعار کا برمحل اور خوبصورت استعمال کرتے ہیں جس سے عبارت کا اثر دوچند ہو جاتا ہے''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جو کتب بازار میں تراجم کی صورت میں دستیاب ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ابیات سلطان باھُو (پنجابی) ۲۔دیوان باھُو (فارسی) ۳۔عین الفقر ۴۔مجالسۃ النبیؐ ۵۔کلید التوحید (کلاں) ۶۔کلید التوحید (خورد) ۷۔شمس العارفین ۸۔امیر الکونین ۹۔تیغ برہنہ ۱۰۔رسالہ روحی شریف ۱۱۔گنج الاسرار ۱۲۔محک الفقر (خورد) ۱۳۔محک الفقر (کلاں) ۱۴۔اسرارِ قادری ۱۵۔اورنگ شاہی ۱۶۔جامع الاسرار ۱۷۔عقلِ بیدار ۱۸۔فضل اللقاء (خورد) ۱۹۔فضل اللقاء (کلاں) ۲۰۔مفتاح العارفین ۲۱۔نورالہدیٰ (خورد) ۲۲۔نورالہدیٰ (کلاں) ۲۳۔توفیقِ ہدایت ۲۴۔قربِ دیدار ۲۵۔عین العارفین ۲۶۔کلیدِ جنت ۲۷۔محکم الفقراء ۲۸۔سُلطانُ الوَھم ۲۹۔دیدار بخش ۳۰۔کشف الاسرار ۳۱۔محبت الاسرار ۳۲۔طرفۃ العین

''مناقبِ سلطانی'' اور ''شمس العارفین'' سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک نایاب ہیں۔ (۱) مجموعۃ الفضل (۲) عین نما (۳) تلمیذ الرحمٰن (۴) قطب الاقطاب (۵) شمس العاشقین (۶) دیوانِ باھُو کبیر و صغیر۔ ایک ہی دیوانِ باھُو (فارسی) دستیاب ہے یہ یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں اپنی تعلیم کو نہ تو تصوف اور نہ ہی طریقت بلکہ ''فقر'' کا نام دیا ہے اور ''راہِ فقر'' اختیار کرنے پر زور دیا ہے اور راہِ فقر میں مرشد کامل اکمل کی راہنمائی بہت ضروری اور اہم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرشد بھی وہ جو پہلے دِن ہی طالبِ مولیٰ کو اسمِ اَللّٰہُ ذات سنہری حروف سے لکھ کر دے اور اس کے ذکر اور تصور کا حکم دے۔ مرشد کی مہربانی، کرم اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے طالب پر دو انتہائی اہم مقام، دیدارِ حق تعالیٰ اور دائمی حضوریٔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھلتے ہیں۔ باطن میں ان سے بڑے اور کوئی مقامات نہیں ہیں۔ یہ مقامات

صرف ان کو حاصل ہوتے ہیں جو اخلاص اور استقامت سے مرشد کی اتباع اور رضا کے مطابق راہِ حق میں اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔[1]

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ سروری قادری ہے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ سروری قادری کے بانی ہیں۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرشد کامل طالبِ صادق کو ایک ہی نگاہ میں اور ایک ہی توجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر کر دیتا ہے اور ذاتِ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں ایک ہی توجہ سے ناظر کر دیتا ہے۔ اس پاک وطیب سلسلہ میں رنجِ ریاضت، چلہ کشی، حبسِ دم، ابتدائی سلوک اور ذکر وفکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا و تسبیح و جبہ و دستار وغیرہ سے بے زار ہے۔[2]

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے امانتِ الٰہیہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل فرمائی جن کا مزار احمد پور شرقیہ بہاولپور میں ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے تریسٹھ (63) برس عمر پائی اور یکم جمادی الثانی 1102ھ (یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک شہر گڑھ مہاراجہ (جھنگ پاکستان) کے قریب قصبہ سلطان باھُو میں مرجع خلائق ہے اور ہر ایک کے لیے مرکزِ تجلیات ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانحِ حیات کو قارئین کی نذر کرنے کے لیے اس عاجز نے اپنے مرشد کریم خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی

---

[1] [2] سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور سلسلہ سروری قادری کے تفصیلی مطالعہ کے لیے خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف شمس الفقرا اور مجتبیٰ آخر زمانی کا مطالعہ فرمائیں

تصانیف **شمس الفقرا** اور **مجتبیٰ آخر زمانی** سے استفادہ کیا ہے۔ اگر آپ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کی سوانحِ حیات اور تعلیمات کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیں تو متذکرہ بالا کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

گنج الاسرار

(اُردو ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالمین کا ربّ اور حیٌّ قیُّوۡمٌ لَمۡ یَزَلۡ وَلَا یَزَالُ[1] ہے، جس کی شان لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ وَّھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ[2] ہے، جو اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات کا خالق اور انہیں رزق پہنچانے والا رازقِ مطلق ہے۔

تعریف وستائش کے تبرکات اور بے شمار پاکیزہ درود وسلام ہو سیّد السادات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحابؓ، اہلِ بیتؓ اور تمام آلؓ پر۔

اس کے بعد یہ مصنف بندہ غلام قادری غوث الاعظمؓ، اُس عارف باللہ پر جان فدا کرنے والا، اللہ کی ذات سے واصل فقیر باھُو قدس سرہٗ ولد بازید رحمتہ اللہ علیہ، عرف اعوان جو قلعہ شورکوٹ کے قرب وجوار میں رہنے والا ہے، اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حضوری کی راہ سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علی وآلہٖ وسلم کی حضوری کے اعلیٰ درجات اور حضرت شاہ محی الدین قدس سرّہٗ العزیز کی ملاقات وملازمت

---

1. ترجمہ: ہمیشہ سے رہنے والا جسے کوئی زوال نہیں۔
2. اس کی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

سے مشرف ہو کر نفس کو خواہشاتِ نفسانی اور شیطانی گناہ سے قابو میں رکھنے، فانی دنیا کو ترک کرنے، توکل اختیار کرنے، اللہ تعالیٰ کی معرفت کو دریافت کرنے، فقر فنا فی اللہ کی انتہا تک ہر منزل اور ہر مقام کو ابتدا سے انتہا تک طے کرنے کے لیے قرآن و حدیث کے عین مطابق چند کلمات اس رسالہ میں تحریر کرتا ہے۔ اس رسالے کا نام ''گنج الاسرار'' رکھا گیا ہے۔ اگرچہ اس رسالہ کی عبارت پڑھنے سے یوں لگتا ہے کہ یہ جزو کو بیان کرتی ہے لیکن حقیقتاً یہ کل اور جزو دونوں کا احاطہ کرتی ہے[1]۔ یہ رسالہ (قاری کے لیے) باطن صفا اور مشکل کشا ہے اور سلک وسلوک کی راہ پر چلا کر علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کے مراتب عطا کرتا ہے۔

جان لے کہ اگرچہ ظاہری عبادات کرنے والے عبادات، معاملات اور اپنے مطلوبہ مراتب کے حصول کو تزکیۂ نفس کہتے ہیں اور دوم یہ کہ اپنے علم کو عین الیقین سمجھتے ہیں جو چشمِ دل کے کھلنے سے حاصل ہوتا ہے لیکن وہ ہرگز اس مقام تک نہیں پہنچتے۔ دن رات ذکر کی بدولت قلب میں تپش[2] پیدا ہوتی ہے جس سے طالب مقامِ طریقت میں پہنچ جاتا ہے جہاں اس کے دل پر نوری شعلہ کی روحانی تجلی ہوتی ہے۔ اس روحانی تجلی کے غلبہ سے طالب اللہ تعالیٰ کے ہجر وفراق سے پیدا ہونے والے اشتیاق کی تپش اور سوزش سے مجنون اور دیوانہ ہو کر مجذوب[3] کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ تیسرا مقام حق الیقین کے علم کا ہے جو مقامِ حقیقت اور معرفت پر پہنچ کر حاصل ہوتا ہے۔ جس شخص نے اپنی معرفت حاصل کر لی گویا اس نے خود کو معرفتِ الٰہی میں غرق کر دیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ٥ (الحجر-99)

---

[1] یعنی طالب کی کامل ظاہری و باطنی رہنمائی کرتی ہے اور اس کے ظاہری و باطنی ہر طرح کے مسائل کا حل بیان کرتی ہے۔

[2] عشقِ الٰہی کی شدت۔

[3] راہِ فقر میں مجذوب اسے کہتے ہیں جو کسی تجلی یا مقام پر قناعت کر لے اور اپنے ہوش وحواس کھو دے۔

ترجمہ: اپنے ربّ کی اس حد تک عبادت کرو کہ تمہیں یقین آجائے۔

یہ رسالہ بابصیرت مرشد عرفانی، عارفِ ربّانی شاہ میران جیلانی رضی اللہ عنہٗ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی اور متابعت کرنے والے ہیں، کے نقطۂ نظر (یعنی تعلیمات) کے مطابق تحریر کیا گیا ہے۔ موجودہ دور کے محی الدین ثانی[1] جو شاہ مقیمؒ کے قدم پر ہیں، (اللہ کی) صفتِ کریم سے متصف اور شیطان مردود کے بخل سے نجات یافتہ ہیں۔

شاہ میرانؒ ثانی[2] شاہ امیر
شہسوارِ معرفت روشن ضمیر

ترجمہ: شاہ امیرؒ شاہ میران ثانیؒ ہیں۔ وہ روشن ضمیر اور معرفت کے شہسوار ہیں۔

چون نباشد سیّد قادر قوی
چون نباشد سیّد اولادِ علیؓ

ترجمہ: ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ سیّد، قادر و قوی اور اولادِ علیؓ ہیں۔

چون نباشد سیّد پاک نسل
چون نباشد سیّد اصل وصل

ترجمہ: ایسا کیوں نہ ہو (یعنی وہ معرفت کے شہسوار کیوں نہ ہوں) کہ وہ پاک نسل اور حقیقی سیّد ہیں

۱،۲۔ جب حضرت سخی سلطان باھُوؒ مرشد کامل اکمل کی تلاش میں نکلے تو آپؒ کی ملاقات کئی اولیاء اللہ سے ہوئی جن میں سے ایک حضرت سیف الرحمٰن ابنِ سیّد محمد مقیم محکم الدین حجرویؒ کے فرزند اور سجادہ نشین حضرت سیّد محمد امیر حجرویؒ معروف بہ بالا پیر بھی تھے، جن کا سلسلۂ نسب حضرت بہاول شیر حجرویؒ سے جا ملتا ہے۔ غالب امکان ہے کہ سلطان العارفینؒ نے محیّ الدین ثانیؒ اور شاہ میران ثانیؒ کے القاب سے ان کا ہی تذکرہ فرمایا ہے کیونکہ بعد میں دی گئی منقبت میں انہیں عارف مقیمؒ کا فرزند اور لعل بہاولؒ سے نسبت رکھنے والا کہا گیا ہے۔

شرافت نوشاہی نے آپؒ کا نام سیّد علیؒ لکھا ہے، ''مراتِ سلطانی (باھُو نامہ کامل)'' میں ڈاکٹر سلطان الطاف علی صاحب نے آپؒ کا نام سیّد امیر حجروی لکھا ہے جبکہ ڈاکٹر محمد حسین آزاد القادری نے ''تاریخ مشائخ قادریہ رزاقیہ'' میں آپؒ کا نام سیّد محمد امیر گیلانی المعروف بہ بالا پیرؒ لکھا ہے۔

جنہیں اللہ کا وصال حاصل ہے۔

ہر کہ را پدرش بود عارف مقیمؒ
چون نباشد سیّد راہِ مستقیم

ترجمہ: جو عارف مقیمؒ کا بیٹا ہو وہ راہِ مستقیم پر چلنے والا سیّد کیوں نہ ہو۔

شرف زان لعل بہاولؒ با وصال
نظر بر قبرش مکن شوریدہ حال

ترجمہ: انہیں اللہ سے واصل لعل بہاولؒ سے نسبت کا شرف حاصل ہے۔ ان کی قبر کی ظاہری خراب حالت کو مت دیکھ (بلکہ ان کی روحانی شان کو مدِ نظر رکھ)۔

تارک و فارغ ز دنیا و از ہوا
دائما خوش وقت وحدت با خدا

ترجمہ: وہ نفس کی خواہشات اور دنیا سے تارک و فارغ ہیں۔ وہ دائمی طور پر اللہ کے ساتھ وحدت کی بہترین حالت میں ہیں۔

اصل جیلانیؓ ز باطن مصطفیؐ
این مراتب قادری قدرت الٰہ

ترجمہ: وہ حقیقت میں غوث الاعظم جیلانیؓ ہیں جن کا باطن نورِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے معمور ہے۔ قادری کو یہ مراتب اللہ کی قدرت سے حاصل ہوتے ہیں۔

شد مرید از جان باھُوؒ بالیقین
خاک پای شاہِ میرانؓ راس دین

ترجمہ: باھُوؒ جو دینِ برحق کے شاہِ میران غوث الاعظمؓ کے قدموں کی خاک ہے، اپنے دل و جان اور کامل یقین کے ساتھ ان کا مرید ہو گیا۔

جان لے کہ طریقہ قادری ہر طریقہ پر قادر اور قوی ہے کیونکہ قادری کی ابتدا کو تمام طریقوں کی

انتہا پر فتح حاصل ہے۔ اس طریقہ کے آغاز میں ہی تعلیم و تلقین کے ذریعے پہلے روز مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے اور باطن میں حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہٗ طالب کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لقب اور منصب سے سرفراز کروا کر قابلِ فخر مراتب عطا فرماتے ہیں۔ پس اگر طریقہ قادری کا کوئی مرشد یہ قوت نہیں رکھتا تو اسے طریقہ قادری کا مرشد نہیں کہنا چاہیے۔ وہ مقلد[1] ہے۔ اس کے علاوہ قادری کی انتہا یہ ہے کہ خاص قادری طالب غواص[2] کی طرح ہوتا ہے جو ہر سانس کے ساتھ توحید کے دریا میں غوطہ لگا کر بے بہا قیمتی موتی[3] نکال لاتا ہے اور انہیں اپنے وجود میں یوں محفوظ رکھتا ہے جس طرح سیپ موتی کی حفاظت کرتی ہے۔ ان کے جمع کردہ عظیم خزانوں کی اہمیت قیامت کے دن معلوم ہو جائے گی۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کی معرفت حاصل کر لی پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

بیت

تا توانی خویش را از خلق پوش

عارفان کی بوند این خود فروش

ترجمہ: جہاں تک ممکن ہو اپنے آپ کو مخلوق سے چھپا کر رکھ۔ یہ خود فروش بھلا عارف کیسے ہو سکتے ہیں۔

کسی بھی دوسرے طریقہ والا خواہ تمام عمر اپنی جان کو ریاضت اور مجاہدہ میں صَرف کر دے پھر بھی وہ قادری طریقہ کے ادنیٰ مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ قادری کے لیے اس کا کھانا مجاہدہ اور

۱؎ وہ محض رسمی پیروکار ہے۔ (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)

۲؎ غوطہ لگانے والا۔

۳؎ یہاں قیمتی موتی سے مراد اسرارِ الٰہی ہیں۔

اس کا سونا مشاہدہ ہے۔ قادری طریقہ پر چلنے والوں کے لیے بھوک اور سیری، سونا اور جاگنا، مستی اور ہوشیاری، بولنا اور خاموشی اختیار کرنا برابر ہیں۔ مخلوق سمجھتی ہے کہ وہ اُن سے بات کر رہے ہیں لیکن وہ اللہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور شاہ محیؒ الدین جیلانی قدس سرہٗ سے بات کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ روٹی اِس جہان کی کھاتے ہیں لیکن کام اُس جہان کے کرتے ہیں۔ ان کی نظر، توجہ، گمان اور خیال ہمیشہ وصالِ حضور کی طرف ہی ہوتے ہیں۔ پس ان کی حقیقت کو کوئی اندھا اور پریشان حال شخص کیسے جان اور پہچان سکتا ہے۔

طریقہ قادری اختیار کرنے والے دونوں جہانوں پر امیر ہوتے ہیں کیونکہ وہ حقیقت میں تصورِ اسمِ اَللّٰہُ سے فنا فی اللہ عارف باللہ فقیر (کے مراتب تک پہنچے ہوئے) ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ کے قادری کو نرشیر، بادشاہ اور صاحبِ راز کہتے ہیں۔

قادری طریقہ اختیار کرنے والے کو تین چیزوں سے بچنا چاہیے، ایک سرود[1] سے کیونکہ سرود سے نفسانی خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ کامل قادری سرود کا محتاج نہیں ہوتا کیونکہ وہ دائمی طور پر اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق ہوتا ہے اور توجہ اللہ کی طرف ہوتے ہوئے سرود کی کیا حیثیت کہ اس کے اندر یہ خواہشات داخل ہو جائیں۔ اس طریقۂ قادری پر چلنے والے صاحبِ معرفت و کرم ہوتے ہیں۔ پس انہیں سرود کی کرامات اور استدراج[2] سے شرم آتی ہے۔

جان لے کہ سرود دل کی زندگی نہیں ہے بلکہ سرود تو اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دور کرتا ہے۔ یہ سراسر شرمندگی ہے۔ اگرچہ سرود سے کشف القلوب[3]

---

[1] گانا، نغمہ، راگ رنگ۔

[2] استدراج سے مراد دھوکہ اور فریب ہے۔ یعنی سرود سے جو عارضی سکون اور مستی حال پیدا ہوتی ہے وہ محض فریب ہے۔ اصل سکون اور مستی صرف عشق و معرفتِ الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ سروری قادری طالب اس حقیقی مستی میں غرق ہوتے ہیں اس لیے انہیں سرود کے ذریعے سکون حاصل کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہوتی۔

[3] کشف القلوب: دلوں کا حال معلوم ہو جانا۔

اور کشف القبور[1] کی قوت تو حاصل ہو جاتی ہے لیکن یہ وصالِ الٰہی کی حضوری اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محروم کروا دیتا ہے۔ کیا ہُوا اگر سرود سے وجود میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور اس کی نارِ شیطانی سے جسم روئی کی طرح سُلگنے لگتا ہے، سرود سے ہزار بار استغفار کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ قادری طالب کو تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی آتش سے کامل شوقِ الٰہی حاصل ہوتا ہے، قادری طریقہ پر چلنے والے کے لیے سرود کا سننا مطلق حرام ہے۔ دوسری چیز جس سے قادری طریقہ والا مکمل طور پر اجتناب کرتا ہے وہ دنیا ہے اور تیسرے دنیا دار ہیں۔ پس جو کوئی اس بات پر یقین نہیں رکھتا وہ قادری طریقہ سے نہیں ہے۔

قادری طالب کی تین نشانیاں ہیں۔ پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اسمِ اَللّٰہُ کے ساتھ رہتا ہے، ذکرِ اَللّٰہُ سے اس کا دل غنی ہو جاتا ہے، وہ صاحبِ نظر ہو جاتا ہے اور اس کی نظر میں مٹی اور سونا برابر ہوتے ہیں۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ قادری غلام کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر قوت حاصل ہوتی ہے کہ اگر کوئی اللہ کی طلب لے کر اس کے پاس آتا ہے تو وہ ایک ہی نظر میں اسے ابتدا سے انتہا تک اللہ تعالیٰ کی تمام معرفت عطا کر دیتا ہے۔ پس جو کوئی اس طریقہ قادری سے حسد کرتا ہے وہ ہر دو جہان میں خراب ہوتا ہے۔ قادری غلام کی تیسری نشانی یہ ہے کہ اس کی آنکھیں دونوں جہانوں کا مشاہدہ کر کے سیر ہو چکی ہوتی ہیں۔ یہ صفات طریقہ قادری کے قادری مرشد میں ہی پائی جاتی ہیں۔ پس وہ جسے نوازنا چاہے اسے ایک ہی دن میں اپنے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے کیونکہ قادری کا خطاب ''قادری'' اسی لیے ہے کہ اسے ''قادر[2]'' کی قوت حاصل ہے۔ جو کوئی ایسے مرتبہ پر نہیں اسے قادری نہیں کہا جا سکتا۔

عارف قادری کے لیے تین اور چیزیں بھی لازم ہیں۔ پہلی یہ کہ قادری اللہ تعالیٰ کی آواز کی معرفت رکھتا ہے یعنی اللہ کے کلام کی آواز اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

[1] کشف القبور: اہلِ قبور سے رابطہ کر لینا۔ (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)

[2] اللہ کا صفاتی نام۔ یہاں مراد اللہ کی ذات

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکرِ جہر کی معرفت رکھتا ہے۔ دوسری یہ کہ قادری اللہ تعالیٰ کی معرفت کی دائمی نماز میں مشغول رہتا ہے جو کہ خفیہ ذکر ہے اور استغراق کے ساتھ پیوستہ ہے۔ تیسری یہ کہ قادری اللہ کے رازوں کی معرفت رکھتا ہے۔ وہ حق الیقین کے ساتھ مشاہدہ کرنے والا، صاحبِ مستیٔ حال، صاحب رازِ الٰہی اور نور میں غرق ہو کر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں رہنے والا ہوتا ہے۔ اس کا گھر ویران لیکن باطن معمور ہوتا ہے۔ وہ صاحبِ وصال ہوتا ہے، وصال اور حال کی بدولت اس کے لب قیل وقال سے رُکے رہتے ہیں۔ وہ لازوال احوال رکھنے والا فنافی اللہ بقاباللہ فقیرولی اللہ ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج (محمد-38)

ترجمہ: اور اللہ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ o (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی کوئی غم ہوگا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ

ترجمہ: جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

اَلْفُقَرَآءُ لَایُحْتَاجُ اِلَّآ اِلَی اللّٰہِ ط

ترجمہ: فقراء کو اللہ کے سوا کسی کی احتیاج نہیں۔

مجھے اس قوم پر تعجب ہوتا ہے جو فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ (دوڑو اللہ کی طرف) کو فَفِرُّوْٓا مِنَ اللّٰہِ (دوڑو اللہ سے دور) سمجھتی ہے۔ انہیں اللہ کی معرفت اور دیدار حاصل نہیں پھر بھی وہ اپنے آپ کو

حضوری رکھنے والا سمجھتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے دور اور اپنے کشف و کرامات اور استدراج پر مغرور ہیں۔ دنیا کی طلب میں پریشان حال یہ لوگ دن رات مال و دولت کی ہوس کے عذاب میں مبتلا رہتے ہیں۔ دنیا کسے کہتے ہیں؟

آنچہ از حق باز دارد دنیای زشت

آنچہ با حق می برد مزرعہ بہشت

ترجمہ: جو چیز بھی حق سے دور کرتی ہے وہ بدنما دنیا ہے۔ جو چیز حق کی طرف لے جاتی ہے وہ جنت کی کھیتی ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اَلدُّنْیَا مَزْرِعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ط

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

یہاں (دنیا میں) جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ تجھے دے اسے اللہ کی راہ میں دے دے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اِنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَۃٌ لَا یَتَجَاوِزُھَا اِلَّا الْمُخَفَّفُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُخَفَّفُوْنَ وَمِنَ الْمُثْقَلِیْنَ فَقَالَ اَعِنْدَکَ قُوْتُ یَوْمٍ قَالَ نَعَمْ وَغَدٍ قَالَ نَعَمْ وَ بَعْدَ غَدٍ قَالَ لَا فَقَالَ لَوْ کَانَ عِنْدَکَ قُوْتُ بَعْدَ غَدٍ لَکُنْتَ مِنَ الْمُثْقَلِیْنَ ط

جان لے کہ حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تحقیق تمہارے سامنے ایک بلند گھاٹی ہے جسے سبکسار[1] لوگوں کے سوا اور کوئی بھی عبور نہیں کر سکتا۔ کسی شخص نے پوچھا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! سبکسار لوگ کس طرح گرانبار[2] بن جاتے ہیں؟'' پس حضرت محمد رسول

---

[1] سبکسار سے مراد ایسے لوگ ہیں جو دنیاوی مال کا بوجھ نہ رکھنے کے باعث ہلکے ہیں اور اسی لیے اللہ کی راہ پر تیزی سے چل سکتے ہیں۔

[2] گرانبار کے معنی ''بھاری بوجھ سے لدے ہونا'' یا ''مالدار'' کے ہیں۔ مراد ایسے لوگ ہیں جو دنیاوی مال کا بوجھ اٹھانے کی وجہ سے اللہ کی راہ پر تیزی سے نہیں چل سکتے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''کیا تیرے پاس آج کی روزی ہے؟'' اعرابی نے کہا ''ہاں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا ''کل کی''؟ اس نے کہا ''کل کی بھی ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا ''اور پرسوں کی؟'' تو اس نے کہا ''نہیں''۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اگر تمہارے پاس پرسوں کی بھی روزی ہوتی تو تم ضرور گرانبار لوگوں میں سے ہوتے''۔

پس جان لے! قادری طریقہ شریفہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر ''فقر'' ہے، ذلیل دنیا اور فرعونیت نہیں ہے۔ اس طریقہ میں معرفتِ الٰہی کا خزانہ ہے، ریاضت کی مشکلات نہیں ہیں۔

جان لے کہ سخاوت کرتے وقت سخی سے تین قسم کے لوگ ناراض ہوتے ہیں۔ ایک اس کے ساتھ رہنے والے خادم، دوسری اس کی گھر والی یعنی اس کی بیوی قہر اور غصہ کرتی ہے اور تیسرے اس کی (جائیداد پر) مؤکل اور جاسوس بیٹھے ہیں۔

با تو گویم بشنو ای جان عزیز

از حسد بدتر نباشد ہیچ چیز

ترجمہ: اے جانِ عزیز! میں تجھے بتاتا ہوں کہ حسد سے بدتر اور کوئی چیز نہیں ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط (آلِ عمران-92)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی محبوب ترین چیز کو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہیں کر دیتے۔

جان لے! مرشد تین قسم کے ہیں۔ پہلے مرشد کامل جو رحمت ہوتے ہیں۔ دوسرے مرشد ناقص جو زحمت ہوتے ہیں۔ تیسرے مرشد خام جو سراسر لعنت ہوتے ہیں۔ جو مرشد دنیا کی انتہا تک پہنچاتا ہے وہ مرتبۂ فرعون تک پہنچاتا ہے کیونکہ دنیا کی انتہا مرتبۂ فرعون ہے۔ جو مرشد اللہ

تعالیٰ کی معرفت کی انتہا تک پہنچاتا ہے پس وہ مرتبۂ فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پہنچاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کی انتہا ہے۔ جو مرشد موجبِ لعنت دنیا کی انتہا تک پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی انتہا تک نہیں پہنچاتا، جو کہ مطلق رحمت کا راز ہے، وہ مرشد نہیں ہے۔ مرشد ہونا آسان کام نہیں ہے بلکہ مرشدی اور طالبی اللہ تعالیٰ کے عظیم رازوں میں سے ایک راز ہے۔ مرشد کا مقام اللہ تعالیٰ کی معرفت اور فقر حاصل کرنے کے نتیجے میں انبیاء اور اولیاء اللہ کو عطا کیا جاتا ہے۔ یہ (مقامِ مرشدی) عظیم نعمت اور اللہ کریم کی عطا ہے جو اعلیٰ مرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ اور اولیاء اللہ کے علاوہ کسی کمینے نالائق طالبِ دنیا کو عطا نہیں کی جاتی۔

بیت

با تو گویم بشنو ای روشن ضمیر

طالب دنیا کجا باشد فقیر

ترجمہ: اے روشن ضمیر والے! سن میں تجھے بتاتا ہوں کہ دنیا کا طالب کبھی بھی فقیر نہیں ہو سکتا۔

طریقۂ قادری کا دشمن تین حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ وہ رافضی یا خارجی یا پھر منافق زندیق[1] ہوتا ہے۔ بعض تقلید کرنے والے کہتے ہیں کہ انہیں ہر طریقہ سے خلافت حاصل ہے جیسا کہ طریقہ نقشبندی، طریقہ سہروردی، طریقہ چشتی اور طریقہ قادری۔ ایسا کہنے والے کذاب[2] ہیں۔ جس کے پاس اس اعلیٰ طریقۂ قادری کی خلافت ہوتی ہے وہ دوسرے طریقوں سے نہ کوئی سروکار رکھتا ہے نہ ان کا محتاج ہوتا ہے کیونکہ وہ لایحتاج ہوتا ہے۔ اے دانش مند سن! نر شیر کو گیدڑ اور لومڑی کی نیاز مندی[3] سے کیا کام؟ کیونکہ طریقۂ قادری کے طالب کو ابتدا میں ہی پانچ علم نصیب ہو جاتے ہیں۔ ان پانچ علوم کو پانچ خزانے بھی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ پہلا علم قرآن، اس کی تفسیر اور احادیث کا علم

1۔ کافر، جو کسی خدا کو نہ مانتا ہو۔

2۔ جو شخص ہمیشہ اور ہر حال میں جھوٹ بولے۔

3۔ حاجت روائی کی خاطر ان کی مدد طلب کرنے کی کیا ضرورت۔

ہے۔ دوسرا علمِ دعوت[1] ہے کہ جس کی بدولت ہر سانس کے ساتھ تکبیر[2] نکلتی ہے۔ تیسرا علمِ کیمیا نظر[3] کہ جس کی بدولت عارف باللہ ایک ہی نظر سے مردہ دل کو زندہ کر دیتا ہے کیونکہ اس کا وجود اکسیر[4] ہوتا ہے۔ چوتھا اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تاثیر کا علم جس سے ضمیر روشن ہوتا ہے۔ پانچواں علمِ فنافی اللہ فقیر جو نفس پر امیر بناتا ہے۔

پس طریقۂ قادری میں مرشد قادری پہلے ہی دن یہ پانچوں علم سکھا کر فقرِ اختیاری[5] عطا کرتا ہے۔ اس کے بعد قادری طریقہ کا طالب دنیا سے غسل کر لیتا ہے اور آخرت سے وضو کر کے[6] دو رکعت نماز اس ترتیب سے ادا کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں محو ہو کر اس سے یگانہ ہو جاتا ہے۔ وہ پہلی رکعت میں پڑھتا ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ ؕ (الطلاق-3)

ترجمہ: اور جو اللہ پر توکل کرے تو اس کے لیے وہ (اللہ) کافی ہے۔

اور دوسری رکعت میں کہتا ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ۝ (النساء-81)

---

[1] اولیاء اللہ سے روحانی رابطے کا علم۔

[2] ہر سانس کے ساتھ اللہ کا نام نکلتا ہے۔

[3] علمِ کیمیا سے مراد ناقص دھاتوں کو سونا بنانے کا علم ہے۔ فقر میں علمِ کیمیا نظر سے مراد مرشد کا اپنی نگاہِ کامل سے ناقص طالبوں کو خالص بنانا ہے۔

[4] ہر دوا کا علاج اور ہر مشکل کا حل۔

[5] فقرِ اختیاری: ایسا فقر جو عشقِ الٰہی کی خاطر خود شوق سے اختیار کیا گیا ہو۔ اس کا متضاد فقرِ اضطراری ہے یعنی وہ فقر جو لوگوں کو دکھانے اور مال کمانے کی غرض سے اختیار کیا جائے۔ ایسا فقر صرف پریشانی اور ذلت دیتا ہے۔

[6] یعنی دنیا اور آخرت کی نعمتوں کی طلب اور دیگر نفسانی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

ترجمہ: اور اللہ ہی کافی کارساز ہے۔

اور:

❁ مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ (الاحزاب-4)

ترجمہ: اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں رکھے۔

اور رکوع وسجود میں نیازمندی کے ساتھ فنا ہو جاتا ہے پھر قعدہ کے دوران بے حساب یہ پڑھتا ہے:

حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ

ترجمہ: دنیا کو ترک کرنا ہر عبادت کی بنیاد ہے اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔

پھر جب وہ دائیں طرف سلام پھیرتا ہے تو یہ پڑھتا ہے:

❁ اَلسَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَالْاٰفَاتُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ

ترجمہ: وحدت میں سلامتی ہے اور دوئی میں آفات ہیں۔

جان لے کہ اللہ واحد ہے اور سلامتی بھی اللہ کی واحدانیت میں ہی ہے۔ جو کوئی واحدانیت سے باہر آتا ہے وہ کفر اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اللہ کے سوا ہر چیز بلا میں مبتلا کرتی ہے۔ پھر وہ بائیں طرف سلام پھیر کر یہ دعا پڑھتا ہے:

❁ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ

ترجمہ: یا اللہ! مجھے مسکینوں[1] کے ساتھ زندہ رکھ، مسکینوں کے ساتھ موت دے اور حشر کے روز بھی مساکین کے ساتھ اٹھانا۔

لاھوت کے ساکن کو مسکین فقیر کہتے ہیں، ایسا فقیر جو متقی اور اللہ کی ذات میں دائمی غرق ہوتا ہے۔ یہی فقر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر ہے۔ پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ سینہ کے

[1] راہِ فقر میں مسکین سے مراد فقراء ہیں جو لاھوت لامکان میں قربِ الٰہی میں ساکن ہوتے ہیں۔

برابر اٹھا کر یہ دعا کرتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ط

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو، ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ اے اللہ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

جان لے! اگر کسی شخص کے دل میں جَو کے دانہ کے برابر بھی دنیا کی محبت موجود ہے تو ساری دنیا کے تمام ولی اکٹھے ہو جائیں پھر بھی اس وقت تک اس کے دل کو معرفت کی راہ پر نہیں ڈال سکتے جب تک کہ اس کے دل سے دنیا نہ نکل جائے اولیاء حبِ دنیا، دل کی سیاہی، کدورت اور زنگار کو معرفت کی راہ کے ذریعے سے نکال دیتے ہیں۔ دنیا کی محبت زہرِ قاتل کی طرح ہے۔ جس طرح زہرِ قاتل انسان کی جان لے لیتا ہے اسی طرح دنیا کی محبت ایمان لے لیتی ہے۔

حدیثِ قدسی ہے:

اَلدُّنْیَا یَاْکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا یَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

ترجمہ: دنیا ایمان کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

جان لے! ایک روز حضرت پیر دستگیر معشوقِ سبحانی قدس سرہٗ العزیز اپنے گھر سے باہر نکلے تو انہوں نے اپنے گھر کے دروازے پر ابلیس کو کھڑے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''اے لعنتی ابلیس! تو یہاں کیوں آیا ہے؟ چلا جا''۔ ابلیس کہنے لگا ''اے غوث الاعظم (رضی اللہ عنہ)! ایک غلام دنیا کا پیسہ لے کر اندر گیا ہے۔ میں اس پیسے کے انتظار میں کھڑا ہوں۔ دنیا کا پیسہ میری متاعِ قلیل ہے''۔ عورت کے حیض آلودہ کپڑے کو بھی ''قلیل'' کہتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ط (النساء-77)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیں کہ متاعِ دنیا قلیل ہے۔

ابلیس نے کہا ''اے پیر (رضی اللہ عنہٗ)! جو لوگ بھی دنیا کے مال پر نظر رکھتے ہیں وہ میری جان، شیاطین کے بھائی اور بے دین ہیں۔ میری لعنت میں وہ بھی شامل ہیں''۔ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہٗ اندر تشریف لے گئے اور اندر سے دنیا کا پیسہ لا کر ابلیس کو دے دیا۔ شیطان نے دنیا کے پیسہ کو لے کر چوما اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ حضرت پیر دستگیر قدس سرّہٗ نے فرمایا ''اے لعنتی! تو نے دنیا کے پیسے کو یوں کیوں کیا''؟ ابلیس نے کہا ''یا پیر دستگیر (رضی اللہ عنہٗ)! دنیا کا پیسہ میرا جسم اور جان ہے۔ جو کوئی دنیا کے پیسے کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے، اس پیسے کی تاثیر اس کے ہاتھ سے دل تک چلی جاتی ہے۔ جیسے ہی کوئی اس پیسے کو اپنے ہاتھ میں پکڑتا ہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ وہ نیکی کے راستے سے منہ موڑ کر کبر، خواہشاتِ نفس، حرص، حسد، طمع اور اس جیسے دوسرے ناشائستہ افعال کی طرف مائل ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے۔'' ابلیس نے کہا ''اے پیر دستگیر (رضی اللہ عنہٗ)! خواہشاتِ نفس رکھنے والے چاہے عالم ہوں یا فاضل، جاہل ہوں یا متقی فقیر وہ میرے طالب اور مرید ہیں۔ دنیا میری مرید ہے اور اس کے غلام میرے غلام ہیں۔ جس گھر میں پیسہ آ جاتا ہے اس گھر کا ہر فرد میرا بھائی بن جاتا ہے۔ میں اس گھر میں رہنے والے اپنے ہر بھائی کی جان لے کر اس کا ایمان سلب کر لیتا ہوں۔ یہ کہنا جھوٹ ہوگا کہ میں اس پر راہِ حق بند نہیں کر دیتا حتیٰ کہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بات اُسے بُری لگنے لگتی ہے۔ اپنے ظاہر کو آراستہ کر کے اس کے دل کو سکون ملتا ہے۔ میں سات رنگوں میں سے ہر رنگ میں دنیا کے پیسہ کی زینت اسے دکھاتا ہوں اور رجوعات[1] پر فریفتہ کر کے اسے فریب دیتا ہوں تاکہ اس کی نظر میں (دنیاوی مال کے لیے) نیازمندی رہے اور اسی کی زیب و آرائش سے اس کا دل آراستہ رہے'' (یعنی اس کے دل میں قربِ الٰہی کی آرزو ہی پیدا نہ ہو سکے)۔

حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا ''اے لعنتی! تیرا سب سے بڑا دشمن کون ہے؟'' ابلیس

---

[1] خلقِ خدا اس کے مال کی وجہ سے اس کی عزت کرے اور اس کی طرف رجوع کرے۔

نے کہا ''تین قسم کے لوگ میرے سخت دشمن ہیں جو میری جان پر تیر چلاتے رہتے ہیں۔ پہلا دشمن عمل کرنے والا عالم ہے جس کے علم کا چراغ دنیا میں روشن ہے۔ میرا دوسرا دشمن فقیرِ کامل ہے جو ذکرِ اَللّٰہُ اور معرفتِ الٰہی کی تلوار سے مجھے یا میرے بھائی نفسِ امارہ کو قتل کرتا ہے۔ میرا تیسرا دشمن سخی ہے جو سخاوت کی چُھری سے میرے دونوں ہاتھ کاٹ دیتا ہے کیونکہ سخاوت کرتے وقت میں سخی کے دونوں ہاتھ پکڑ لیتا ہوں تا کہ وہ سائل کو کچھ نہ دے سکے۔ علمائے عامل اور فقراء جو معرفتِ الٰہی کے دریا کی موج کی مانند ہیں اور سخی جو اللہ کی صفتِ کریم کے حامل ہیں، ہمیشہ اللہ کے قرب میں رہتے ہیں اور طریقہ قادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر کوئی دوسرے طریقے والا اس طریقہ قادری کے مقابلے میں بلند مرتبہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ خجل وخوار ہو جاتا ہے۔ جس نے بھی خیر پائی قادری سے ہی پائی۔ جو کچھ یہاں سے حاصل ہوتا ہے وہ اور کہیں سے حاصل نہیں ہوسکتا۔

طریقہ قادری ریاضت کے بغیر اللہ کے راز اور کسی مشکل کے بغیر اللہ کے خزانے بخشنے والا ہے۔ طریقہ قادری کے طالب کشف وکرامات کی راہ سے نجات یافتہ اور صاحبِ کرم ہوتے ہیں۔ وہ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق عارف باللہ ہوتے ہیں اور نورِ الٰہی کی تجلیاتِ وصال کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ لازوال مراتب قادری کے ہیں۔ جو بھی غوث وقطب ہوا، جس کو بھی ہدایت اور ولایت ملی، دینی و دنیاوی بادشاہی ملی، جو بھی اللہ کے مقرب اولیاء میں سے ایک ولی بنا، روشن ضمیر نفس پر امیر فنافی اللہ بقا باللہ فقیر بنا، جس کسی کو بھی مراتب اور درجات حاصل ہوئے حضرت شاہ محیّ الدین قدس سرّہٗ العزیز سے حاصل ہوئے کیونکہ دونوں جہانوں کو فیض بخشنے کی چابی اللہ رحمان نے انہی کو عطا کی ہے۔ جو ان کا منکر ہے وہ بے بہرہ، بے نصیب، اللہ کی طرف سے مردود، دونوں جہانوں میں پریشان، بے دین، بدعمل اور ان درویشوں کے سلک سلوک یعنی راہِ فقر سے حاصل ہونے والی معرفتِ الٰہی سے محروم رہتا ہے۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا)

ابیات

قادری قدرت خدا با حق رفیق
میخورد خون از جگر با حق غریق

ترجمہ: قادری اللہ کی قدرت سے حق کے رفیق ہیں۔ وہ اپنے جگر کا خون پیتے ہیں اور حق میں غرق رہتے ہیں۔

نظر ایشان عرش بالا ناظر است
ہر مقامی پیش ایشان حاضر است

ترجمہ: ان کی نظر عرش سے بھی اوپر دیکھتی ہے اور ہر مقام ان کے سامنے حاضر رہتا ہے۔

از ازل تا ابد زیرش با قدم
ہر کہ ایشان شد مریدش نیست غم

ترجمہ: ازل سے ابد تک ہر چیز ان کے قدم کے نیچے ہے۔ جو بھی ان کا مرید ہوتا ہے اسے کوئی غم نہیں رہتا۔

ہر کہ نام گفت میرانؓ شد مرید
روز اوّل شد مراتب بایزیدؒ

ترجمہ: جس نے انہیں میران رضی اللہ عنہٗ کہہ کر پکارا پس وہ ان (غوث الاعظمؓ) کا مرید ہو گیا اور وہ پہلے ہی دن حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ جیسے مراتب پر فائز ہو گیا۔

حضرت شاہ محی الدین قدس سرہٗ کا فرمان ہے:

❁ قَدَمِیْ ھٰذَا عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ط

ترجمہ: میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

حضرت شاہ محی الدین قدس سرہٗ کا فرمان ہے:

❁ اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ ط

ترجمہ: جو اللہ سے محبت کرتا ہے اسے غیر اللہ سے وحشت ہوتی ہے۔

خطاب ربّ تعالیٰ بہ محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ

ابیات

سیصد و شصت نظر بر بندہ مراست

بندہ را مرتبہ بنگر بر ما تا بکجا ست

ترجمہ: ہم اپنے بندہ پر (ایک دن میں) تین سو ساٹھ مرتبہ نظر کرتے ہیں۔ اندازہ کرو کہ ہمارے نزدیک بندہ کا مرتبہ کتنا بلند ہے۔

بیوفائی مکن و از در[1] ما دور مرو

زانکہ ما را از ازل تا بہ ابد با تو صفاست

ترجمہ: ہم سے بیوفائی نہ کر اور ہمارے دروازے سے دور نہ ہو کیونکہ ازل سے ابد تک ہم تمہارے ساتھ ہیں اور تمہیں پاکیزگی عطا کرتے ہیں۔

روی ناشستہ و چرگین شدہ از چرک گناہ

بی آب اگر شستہ شود رحمت ماست

ترجمہ: ایک میلا چہرہ جو گناہوں کی گندگی سے ناپاک ہو چکا ہے، اگر پانی کے بغیر ہی دھل کر پاک صاف ہو جائے تو یہ صرف ہماری رحمت کی بدولت ہے۔

ہم بدست تو دہم نامہء تو روز حساب

تا نداند کس دگر کہ در آن نامہ چہاست

ترجمہ: قیامت کے دن ہم تیرا نامۂ اعمال تیرے ہی ہاتھ میں تھمائیں گے تاکہ تیرے سوا کوئی دوسرا نہ جان سکے کہ تیرے اعمال نامہ میں کیا کچھ درج ہے۔

یک نکوئی ترا دہ بدہم در دنیا

باز در آخرت آن ہفت صد و ہفتاد تراست

---

[1] ایک نسخہ میں ''بر'' درج ہے۔ (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)

ترجمہ: ہم دنیا میں تیری ایک نیکی کا بدلہ دس گنا بڑھا کر دیتے ہیں اور آخرت میں اس نیکی کا بدلہ سات سو ستر گنا بڑھا کر دیں گے۔

گر بدی از تو بر آید بکرم عفو کنم
این چنین لطف و کرم غیر من ای بندہ کراست؟

ترجمہ: اگر تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو ہم تجھے اپنی رحمت سے معاف کر دیتے ہیں۔ اے بندے کیا میرے علاوہ کوئی اور تجھ پر اس قدر لطف و کرم کر سکتا ہے؟

نارِ دوزخ چہ کند با تو چرا ترسی ازان
ظاہر و باطن تو چون ہمہ از نور خداست

ترجمہ: جب تیرا ظاہر اور باطن مکمل طور پر اللہ کے نور سے ہے تو پھر دوزخ کی آگ سے کیوں ڈرتا ہے۔ وہ تیرا کیا بگاڑ سکتی ہے؟

ہرچہ خواہی از من بطلب تو شرم مدار
برمن ای بندہ اجابت بود و بر تو دعاست

ترجمہ: تیری جو بھی خواہش ہے مجھ سے طلب کرنے میں شرم نہ کر۔ اے بندے تیرا کام دعا کرنا ہے اور میرا کام تیری دعا کو قبول کرنا ہے۔

تو زمن ہیزم و شیر و نمک و دیگ بخواہ
من وکیل توام از من بطلب ہر چہ سزاست

ترجمہ: تو مجھ سے ایندھن، دودھ، نمک اور ہنڈیا طلب کر۔ میں تیرا کارساز ہوں مجھ سے ہر وہ چیز طلب کر جس کی تجھے ضرورت ہے۔

من عطا کردمت ایمان ز عطا کردہ خویش
کی ستانم ز گدای کہ برو صدقہ رواست

ترجمہ: میں نے اپنی تمام عطا کردہ چیزوں میں سب سے بہتر چیز ایمان تجھے عطا کیا۔ میں ایسے

مانگنے والے سے، جسے صدقہ دینا جائز ہو، اپنی ہی عطا کردہ چیز کیسے واپس لے سکتا ہوں؟

با توام من ہمہ جا ترس تو از شیطان چیست؟
چون پناہت منم ابلیس کجا گو کہ کجاست؟

ترجمہ: میں ہر جگہ تیرے ساتھ ہوں، تو شیطان سے کیوں ڈرتا ہے؟ جب تو میری پناہ میں ہے تو ابلیس کیسے جان سکتا ہے کہ تو کہاں ہے؟

بیوفائی ہمہ از جانب تست ای محی الدینؒ
ورنہ از من کہ خدایم ہمہ از مہر و وفاست

ترجمہ: اے محی الدینؒ! (مراد اے انسان!) ہر طرح کی بیوفائی صرف تیری ہی طرف سے ممکن ہے ورنہ میں تو خدا ہوں، میری طرف سے تو ہمیشہ مہربانی اور وفا ہی ہوتی ہے۔

یاد کن آن وقت زیر پایت سر
ہر کہ را باچشم بر صاحبِ نظر

ترجمہ: اس وقت کو یاد کر جب ہر آنکھ رکھنے والے صاحبِ نظر کا سر تیرے قدموں میں جھکا دیا گیا تھا۔

ہر کہ با ادبست مثل جبریلؑ شد
ہر کہ بی ادبست آن ابلیس شد

ترجمہ: جس نے ادب کیا وہ جبریلؑ کی طرح مقرب ہو گیا اور جس نے بے ادبی کی وہ ابلیس کی طرح راندۂ درگاہ ہوا۔

پای بر گردن ولی و ہر اولیاء
بر گردن پیر ما شد قدم مصطفیؐ

ترجمہ: ہمارا یہ قدم ہر ولی اور تمام اولیاء کی گردن پر ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جو ہمارے مرشد ہیں، کا قدم مبارک ہماری گردن پر ہے۔

ہر کہ منکر می شود از پای ما
آنکسی گمراہ گردد سر ہوا

ترجمہ: جو کوئی ہمارے قدم (کی برتری) کا منکر ہو جاتا ہے وہ خواہشاتِ نفس میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے۔

پیر من زندہ بزندہ جان پاک
احتیاجی نیست آنرا زیر خاک

ترجمہ: میرے پیر (غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) اپنی جان کے ساتھ زندہ و جاوید ہیں۔ انہیں قبر میں کسی کی کوئی احتیاج نہیں ہے۔

شاہ میرانؓ حیّ دینش حیّ جان
با ہر سخن حاضر بود با ہر مکان

ترجمہ: شاہ میران رضی اللہ عنہٗ مردہ دین اور روح کو زندگی دینے والے ہیں۔ وہ ہر بات جانتے ہیں اور ہر جگہ حاضر ہیں۔

کور چشمی را بود چشم حجاب
کور چشمی کی بہ بیند آفتاب

ترجمہ: اندھے شخص کے لیے اس کی آنکھیں ہی حجاب ہوتی ہیں۔ اندھا شخص سورج کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

بر من پیغام از پیغمبرستؐ
پیغمبری پیغام امت و رہبرست

ترجمہ: مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے پیغام پہنچا ہے کہ پیغمبری کا مقصد اُمت کو اللہ کا پیغام پہنچانا بھی ہے اور سیدھے راستے پر رہبری کرنا بھی ہے۔

مردہ پیری با مریدی ہیچ کار
با طلب حاضر نگردد ز انتظار

ترجمہ: مردہ پیر اپنے مرید کے کس کام کا۔ جب مرید کو اپنے پیر کی ضرورت ہوتی ہے تو انتظار کے باوجود وہ حاضر نہیں ہو سکتا۔

ایسا پیر جس کے پاس باطنی قوت نہ ہو اور جو اپنے مرید کی ہر لحہ خبر نہ رکھتا ہو، اسے گناہوں سے نہ بچا سکتا ہو، جان کنی کے وقت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخواست کر کے اس کو (ایمان پر) ثابت قدم رکھتے ہوئے یہ منزل پار نہ کروا سکے اُسے پیر نہیں کہنا چاہیے بلکہ وہ خود بے پیر ہے اور اس کا مرید بے بصیرت ہے۔ پیری اور مریدی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ پیری اور مریدی میں اللہ کے رازوں میں سے عظیم راز پائے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کے ہڈیاں بیچنے والے اور شراب و منشیات کے عادی پیروں سے ہزاراں ہزار بار استغفار کر۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○ (الزلزال 8-7)

ترجمہ: پھر جس نے ذرّہ برابر بھی خیر کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرّہ برابر برائی کی وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا۔

جان لے کہ جو بھی معرفتِ الٰہی، قربِ نور اور حضوریٔ حق تعالیٰ پر عُجب[1] اور غرور کرتا ہے درحقیقت وہ عُجب اور غرور کے مقام پر ہی پہنچا ہوتا ہے (معرفت و قرب کے نہیں)۔ اس میں (عُجب و غرور کے) غلبہ سے جو جلالیت پیدا ہوتی ہے اسے وہ (معرفتِ الٰہی کی) مستی سمجھتا ہے۔ مقامِ حقیقت و معرفت میں قربِ الٰہی اور حضوری سے حاصل ہونے والی مستی جلالیت کی بے سکونی سے امن میں آنے کا سبب ہے۔ مقامِ حقیقت اور معرفت پر پہنچ جانے والا (طالب) اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کی تاثیر سے دائمی فقیر بن جاتا ہے۔ اس کا وجود اور فکر ذکرِ اَللّٰہُ سے حاصل ہونے

---

[1] خود پسندی۔

والی پاکی کی بدولت مطلق نور ہو جاتے ہیں۔ فقیر کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کی راہ سے ہی اللہ کا قرب، وصال اور حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اہلِ حضور کے لیے ان دو مقامات سے گزرنا ضروری ہے۔ اوّل اُسے جلالیت سے نکلنا چاہیے جو کہ جہل کا مجموعہ ہے۔ یعنی طالب اپنی گمراہی (کو صحیح گمان کر کے اس) پر مغرور ہو جاتا ہے اور غرور سے بہت زیادہ مستی پیدا ہوتی ہے جس سے دوسرے مسلمان بھائیوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ دوم یہ کہ جمالیت سے بھی باہر آ جانا چاہیے کیونکہ یہ روح کے جوہر کو نقصان پہنچاتی ہے۔ جو کوئی جلالیت اور جمالیت سے گزر جاتا ہے وہ ان دونوں مقامات کو طے کر لیتا ہے۔ پس وہ ان سے رُخ موڑ کر جمعیت کی طرف بڑھتا ہے۔ جمعیت دانستگی[1] اور ہوشیاری کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ ہوشیار کی نظر ہمیشہ قیامت کے دن اور اللہ کے حساب پر لگی رہتی ہے اس لیے وہ ہمیشہ اپنے مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

ابیات

فارغ از سود و بی غم از ضررم

دو جہان را بہ نیم جو نخرم

ترجمہ: میں فائدہ سے بے نیاز اور نقصان سے بے غم ہوں کیونکہ میں دونوں جہانوں کو ''جَو'' کے آدھے دانے کے بدلے میں بھی نہیں خریدتا۔

قانعم ہمچو شیر در بیشہ

نہ چو سگ بہر جیفہ در بدرم

ترجمہ: میں جنگل کے شیر کی طرح قناعت کرنے والا ہوں، کتے کی طرح مردار کے لیے دربدر نہیں پھرتا۔

زر جزایم چو لعل رمّانی

زر ازان زرد روست در نظرم

---

[1] دانائی۔

ترجمہ: میری جز العل رمانی[1] ہے اس لیے سونا میری نظر میں زرد چہرے[2] والا ہے۔

از فریب جہان خبر دارم
تا نہ گوئی کہ مرد بی خبرم

ترجمہ: میں دنیا کے فریب کی خبر رکھتا ہوں تا کہ تو مجھے بے خبر شخص نہ سمجھے۔

بہر یک نان چہ منّت دونان
ہمتّی بہ ز منتی کہ برم

ترجمہ: ایک روٹی کی خاطر کمینوں کا احسان کیوں اٹھاؤں ۔ اس احسان سے بہتر ہے کہ میں خود ہمت کروں۔

وجود سے چار قسم کا ذکر ظاہر ہوتا ہے۔ جو ذکر ذوقِ الٰہی سے پیدا ہوتا ہے وہ لازوال ذکر ہے۔اس ذکر کے ذاکر کو ہر سانس کے ساتھ اللہ کے نور کا مشاہدہ کرنے والا صاحبِ وصال کہتے ہیں۔اس ذکر سے ذاکر کے وجود میں ہر دم ہر قسم کا ذکر پیدا ہوتا ہے۔اس طرح کے احوال رکھنے والے ذاکر کو کردار کے لحاظ سے صاحبِ فیض وکرم کہتے ہیں۔ اس نے اللہ کی معرفت کی ابتدا ہزاروں سال پہلے ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ'' کی آواز پر کی تھی۔ اَلَسْتُ کی آواز سن کر وہ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کی طرف کھنچتا ہے جس سے اس پر اللہ کی معرفت کا راز کھل جاتا ہے۔اس کے بعد وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے جس سے اس فقیر کی آنکھ دنیا سے بے نیاز ہو جاتی ہے۔

مجھے ایسے خام اور نا تمام مرشد پر تعجب ہوتا ہے جو طالبوں کو سریلے شیطانی نغموں کی آواز کی طرف لے جاتا ہے۔ جو آواز قرآن، حدیث، علمِ فقہ، مسائل اور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط کی نہیں ہے وہ مطلق شیطانی آواز ہے۔ جو شخص شیطانی نغموں کے شوق میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ مردہ دل نفسانی شخص ہے۔ ایسا ہر شخص اللہ کی معرفت سے محروم، اللہ کی آوازِ ازل سے

---

[1] قیمتی لعل مراد ذاتِ حق ہے۔

[2] زرد چہرے سے مراد ''کمتر'' ہے۔

محروم، اللہ کی نماز سے محروم، اللہ کی ازلی راہ سے محروم، چشمِ معرفت سے اور ازل سے اللہ (کے قرب) سے محروم ہوتا ہے۔ گانے بجانے والوں کا گروہ مردہ دل اور نفسانی ہوتا ہے۔ علماء کا ہوا و ہوس سے بھر پور ہونا ان کے اس علم کی وجہ سے ہے جو سراسر خواہشاتِ نفسانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ ان کی یہ نفسانی خواہشات کس مقام کے لیے ہیں؟ ان کی یہ حرص بہشت کے لیے ہے، اللہ کے نور سے تو ان کی توبہ ہے۔ دنیا سراسر ہوا و ہوس ہے۔ کیا تو جانتا ہے یہ ہوس کہاں لے کر جائے گی؟ دوزخ کی آگ میں جلائے گی اور حرص میں خوار کردے گی۔ عارف باللہ فقیر کا ہوا و ہوس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا کیونکہ ان کا باطن اللہ تعالیٰ کی معرفت سے معمور ہوتا ہے اور اللہ کی واحدانیت اور حضوری میں غرق ہو کر باصفا ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ راہِ حضوری اختیار کرتے ہیں جس کی بدولت ان کے دل میں حرص، حسد، کبر، طمع اور کدورت کبھی پیدا نہیں ہوتے۔

عارفاں را رو ببین از دل صفا است

باش عارف تا ترا وحدت خدا است

ترجمہ: عارفوں کے (منور) چہرے کا دیدار کر کے دل کی صفائی حاصل کر اور عارف بن جا تا کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی وحدت نصیب ہو جائے۔

جان لے کہ دنیا والے دنیا کے غلام ہیں جبکہ دنیا اور اہلِ دنیا عارف باللہ فقیر کے غلام ہیں۔ عارف باللہ اولی الامر[1] ان کا آقا ہے۔ اگر آقا اپنے غلام یعنی دنیا اور دنیادار کے گھر میں داخل ہوتا ہے تو کوئی عیب کی بات نہیں ہے بشرطیکہ غلام اپنے آقا کو پہچانتا ہو[2]۔ اس میں پہلی حکمت یہ ہے کہ

---

1. جس کا حکم سب پر غالب ہو۔ مراد انسانِ کامل ہے۔ اولی الامر انسانِ کامل کی اطاعت کا حکم اللہ نے اس آیت میں دیا گیا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ج (النساء-59) ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور اس کی جو تم میں اولی الامر ہو۔

2. یعنی دنیا عارف باللہ فقیر کا مقام و مرتبہ جانتی ہے اس لیے اس پر غالب آنے کی یا اسے فریب دے کر اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش نہیں کرتی۔

دنیا کو انبیاء کرام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اختیار نہیں کیا کیونکہ دنیا بے دین ہے۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ دنیا کا غلام آنکھیں نہیں رکھتا، اس کا دل سیاہ اور وجود (گناہوں کی گندگی سے) آلودہ ہوتا ہے۔ دنیا کا غلام اکثر کم عقل ہوتا ہے کیونکہ اس کا دماغ تو دنیا (کی خواہشات) کھا چکی ہوتی ہیں۔ وہ بے عقلی کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔

جان لے جو بھی اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر اور تصور سے اللہ کے دائمی ذکر اور فکر میں مشغول ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر رحمت اور جمالیت کی نگاہ فرماتا ہے۔ اسے اللہ کی نظرِ جمالیت سے اللہ کی معرفت اور نورِ جمال کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے جو اسے نور بنا دیتا ہے جس کی بدولت اسے وصالِ ربوبیت کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔

جو شخص اسمِ اَللّٰہُ ذات کے دائمی ذکر، فکر اور تصور میں مشغول نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس پر قہر، غضب اور جلالیت کی نگاہ ڈالتا ہے اور دنیا کی ترقی اور عزّ و جاہ دے کر اس کے دل کو سیاہ کر دیتا ہے اور حرص، حسد، ہوا، کبر اور طمع کے ذریعہ اسے تباہ کر دیتا ہے۔ وہ گمراہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم رہتا ہے اور دن رات دنیا کی حرص میں جلتا رہتا ہے۔

دنیا ز بہر خدمت مردان خدا
دنیا بی خدمت بود لائق سزا

ترجمہ: دنیا اللہ کے خاص بندوں کی خدمت کے لیے بنائی گئی ہے۔ ایسی دنیا جو ان کی خدمت نہیں کرتی سزا کے لائق ہے۔

بر سر شرمندہ باشد رُو سیاہ
این چنین دنیا بود قہر الٰہ

ترجمہ: جو دنیا شرمندگی اور روسیاہی کا باعث ہو ایسی دنیا پر اللہ کا قہر نازل ہو۔

دنیا حرص و حسد کفر و نفاق
دنیا و شیطان ہر دو بایک اتفاق

ترجمہ: دنیا حرص، حسد، کفر اور نفاق ہے۔ دنیا اور شیطان دونوں کا آپس میں اتفاق ہے۔

نفس اماره بدنیا در طلب
اصل دنیا جیفه طالب او کلب

ترجمہ: نفسِ امارہ دنیا کی طلب میں رہتا ہے۔ حقیقت میں دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❁ اَلدُّنْیَاجِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ ط

ترجمہ: دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے۔

مجھے اس قوم پر تعجب ہے جو رات دن یہ پڑھتے ہیں (لیکن نہ ان کا معنی سمجھتے ہیں نہ ان کے مطابق عمل کرتے ہیں):

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط (البقرہ-30)

ترجمہ: میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

❁ لَا یُحِبُّ الدُّنْیَا

ترجمہ: دنیا سے محبت نہ کرو۔

یہ کلمات عبادت کا راز اور راستہ ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❁ تَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ط

ترجمہ: دنیا کو ترک کرنا ہر عبادت کی بنیاد ہے اور دنیا سے محبت کرنا تمام برائیوں کی بنیاد ہے۔

کم وبیش ایک لاکھ اسی ہزار انبیاء نے دنیا کے بارے میں یہی فرمایا ہے۔ جو شخص پیغمبروں کے فرمان کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ مسلمان کس طرح ہو سکتا ہے۔ وہ تو گدھے اور گائے کی طرح ننگے حیوان ہیں۔

ابیات

فقر از عین است عین عین بین

چونکہ دو عین یک شود حق الیقین

ترجمہ: فقر عین (اللہ کی ذات پاک) سے ہے۔ اس عین کو عین (باطنی آنکھ) سے دیکھ۔ جب دو عین ایک ہو جاتے ہیں تو حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے۔

سوادالفقر در چشم سیاہی

نماندہ پردہ بین سرّ الٰہی

ترجمہ: جس کی سیاہ آنکھ میں فقر کا سرمہ لگ جاتا ہے اس کے اور اللہ تعالیٰ کے رازوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں رہتا۔

ازآن حرفی بوحدت خوش بخوانی

حرف بحریست ازان درّ معانی

ترجمہ: اگر تو مقامِ وحدت پر پہنچ کر ایک حرف بھی اچھے طریقے سے پڑھ لے گا تو اس ایک حرف میں ہی تُو حقائق کے موتیوں کا سمندر پا لے گا۔

ز بہر طالبان از آسمانی

کہ دل را یافتم سرّ معانی

ترجمہ: طالبانِ مولیٰ کی خاطر میں نے اللہ تعالیٰ سے ایسا دل پایا ہے جو اللہ کے رازوں سے بھرپور ہے۔

بجز پیری نباید رفت این راہ

کہ پیری میدہد از سرّ آگاہ

ترجمہ: مرشد کے بغیر اس راہ پر نہ چلو کیونکہ مرشد ہی تجھے اللہ تعالیٰ کے رازوں سے آگاہ کر سکتا ہے۔

کسی پیری ندارد پیر او چیست؟
کہ پیر او بود ملعون ابلیس

ترجمہ: جس کا کوئی مرشد نہیں اس کا مرشد کون ہوسکتا ہے؟ بے شک اس کا مرشد لعنتی ابلیس ہوتا ہے۔

باھُوؒ مرا پیر است ہر دم دستگیر است
فنا فی اللہ جیلانیؓ فقیر است

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے مرشد ہر دم میری دستگیری کرتے ہیں کیونکہ میرے مرشد فنا فی اللہ فقیر جیلانی رضی اللہ عنہٗ (حضور غوث پاکؓ) ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۞ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابۡتَغُوۡٓا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ وَجَاھِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِہٖ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ٥ (المائدہ-35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اس کی طرف وسیلہ پکڑو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

۞ لَا دِیۡنَ لِمَنۡ لَّا شَیۡخَ لَہٗ وَمَنۡ لَّا شَیۡخَ لَہٗ فَھُوَ شَیۡطَانٌ ط

ترجمہ: اس کا کوئی دین نہیں جس کا کوئی شیخ نہیں اور جس کا کوئی شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے۔

پیری، مرشدی، مریدی اور طالبی میں اللہ کے عظیم اسرار ہیں۔ مرشد ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

شرح ذکر دوام

ذکرِ خفیہ وہ ذکر ہے جس کا علم ذاکر کو بھی نہیں ہوتا کیونکہ ذکرِ خفیہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کی تاثیر سے تمام وجود میں اس طرح جاری ہو جاتا ہے جس طرح نمک کھانے میں اور پانی دودھ میں مل جاتا ہے۔ جان لے کہ ذکرِ خفیہ کی پہچان چار چیزوں سے ہوتی ہے۔ پہلی یہ کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کی تاثیر سے خفیہ ذاکر کو اس قدر لذت اور حلاوت ملتی ہے کہ اگر اس لذت کا ایک ذرّہ مشرق سے مغرب تک پائی جانے والی تمام مخلوقات کو مل جائے تو وہ اس لذت سے یوں مدہوش ہو جائیں کہ قیامت کے روز صورِ اسرافیل پھونکنے پر ہی اُٹھیں۔ دوم یہ کہ ذاکر اس لذت میں اس قدر غرق ہو جاتا ہے کہ اپنی ذات سے بھی بے خبر ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی اس کے جسم پر تلوار مارے یا اس کے وجود کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو بھی وہ ہرگز حرکت نہیں کرے گا۔ سوم یہ کہ خفیہ ذاکر اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کی تاثیر سے ذکرِ خفیہ میں اس قدر محو ہوتا ہے کہ اگر اس کے سامنے تمام دنیا اور اس کا تمام مال و دولت پیش کیا جائے تو وہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا کیونکہ اس کی نظر میں مٹی اور سونا برابر ہو چکے ہوتے ہیں۔ چوتھا یہ کہ یہ ذکر اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کی تاثیر سے خفیہ ذاکر کو اللہ تعالیٰ کی ذات میں اس طرح غرق کر کے لِیْ مَعَ اللّٰہِ کے مقام تک پہنچاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو، میری یاد میں اس قدر مشغول اور غرق ہے کہ اسے دونوں جہانوں کی کوئی خبر نہیں ہے۔ یہ نورِ اللہ کی تجلیات اور میری ذات کے مشاہدہ اور معرفت کے سوا کسی اور طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ میں خدا ہوں مجھے اپنی خدائی کی قسم کہ میں اس بندہ کو اتنا ثواب عطا کروں گا کہ ہر دونوں جہان اس قدر ثواب کے حامل نہیں ہو سکتے۔ میں اسے تمام عالم سے ممتاز کر دوں گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❁ تَفَکُّرُ السَّاعَۃِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ ؕ

ترجمہ: ایک لمحہ کا تفکر دونوں جہانوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ (الکہف-24)

ترجمہ: سب کچھ بھلا کر اپنے ربّ کا ذکر کرو۔

اس طرح کا ذکر، فکر اور استغراق صرف طریقۂ قادری میں ہے۔ طریقۂ قادری کے علاوہ اگر کوئی اور یہ دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ قادری غلام دنیا اور شیطان دونوں کو سلب کر لیتا ہے۔ طریقۂ قادری پر چلنے والے کا قدم معرفت کی راہ پر ہوتا ہے اور اسے شریعت کی برکت حاصل ہوتی ہے اس لیے دنیا اور شیطان اس پر غالب نہیں آسکتے کیونکہ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نائب ہیں اسی لیے آپ رضی اللہ عنہٗ اپنے مریدوں کے حال و احوال سے کبھی غافل نہیں رہتے۔ آپ کے مرید بھی حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا اور بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی طرح اہل روح ہوتے ہیں۔ وہ طالبِ نفسانی، طالبِ دنیا اور شیطانی مرید کی طرح نہیں ہوتے۔ جس شخص کے مراتب غوث، قطب سے بڑھ کر نہیں وہ پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا مرید نہیں ہوسکتا۔ حضرت پیر محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا مرید ازل سے ابد تک کی راہ کو جاننے والا اور اس راہ کا مشاہدہ کرنے والا ہوتا ہے۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

حضرت سخی سلطان باھُو قدس سرہٗ العزیز کی تصنیف ''گنج الاسرار'' ختم ہوئی۔

گنج الاسرار

فارسی متن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ رسانندہ رزق کُل مخلوقات ہژدہ ہزار عالم خالق رازق مطلق، حَیٌّ قَیُّوۡمٌ لَمۡ یَزَلۡ وَلَا یَزَالُ۔ لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ وَّھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

نعت متبرکات سیّد السّادات درود زاکیات طیبات بی شمار بر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واہل بیتہٖ اجمعین۔

امّا بعد میگوید بندہ مصنف غلام قادری جان فدای عارف باللہ، واصل باخدا فقیر باھو قدس سرہٗ ولد بازیدؒ عرف اعوان ساکن قرب جوار قلعہ شورکوٹ۔ چند کلمات از راہِ حضوری اسم اَللّٰہُ ذات ومشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عالی درجات و بملازمت حضرت شاہ محی الدین قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز ملاقات بموافق نص وحدیثات، نفس را در قید آوردن از معصیّت شیطانی وھوای نفسانی، ترک وتوکل از دنیای فانی و در یافتن معرفت الٰہی وتمامیت فقر فنا فی اللہ ہر منزل ومقامات را آگاہی وابتداء وانتہاء را در طی تحریر آوردن این رسالہ را ''گنج الاسرار'' نام نہادہ شد۔ اگر چہ بخواندن عبارت جزو است، مگر بمعنی کُل وجز ہر دو را حل کند، مشکل کشای باطن صفا، سلک سلوک علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین۔

بدآنکہ عبادت ظاہری، عبادات، معاملات، مراتب محبوب اگر چہ تزکیۂ نفس گویدو دوم علم عین الیقین کہ چشم از دل واشود، ہرگز بمقام نرسد۔ شب و روز بذکر قلب سوزد و در مقامِ طریقت کہ شعلۂ نور بر دل تجلّی روح افتد از غلبات او طالب از سوزش آتش اشتیاق از ہجر و فراق مجنون و دیوانہ شود بمراتب مجذوب، وسوم مقام حقیقت معرفت علم حق الیقین ہر کہ معرفت دریافت خود را باستغراق معرفت الٰہی ساخت۔

قَوۡلُہٗ تَعَالٰی:

وَاعۡبُدۡ رَبَّکَ حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡنُ

این رسالہ را بجہت نظر ناظر مرشد عرفانی و عارف ربانی شاہ میران جیلانیؒ بر پیروی تابع متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ درین زمانہ محی الدین ثانی قدم بر قدم مقیّم صفت کریم، فارغ از بخل شیطان رجیم۔

ابیات

شاہ میرانؒ ثانی شاہ امیر — شہسوارِ معرفت روشن ضمیر

چون نباشد سیّد قادر قوی — چون نباشد سیّد اولادِ علیؓ

چون نباشد سیّد پاک نسل — چون نباشد سیّد اصل وصل

ہر کہ را پدرش بود عارف مقیمؒ — چون نباشد سیّد راہِ مستقیم

شرف زان لعل بہاولؒ با وصال — نظر بر قبرش مکن شوریدہ حال

تارک و فارغ ز دنیا و از ہوا — دائما خوش وقت وحدت با خدا

اصل جیلانیؒ ز باطن مصطفیٰ ﷺ — این مراتب قادری قدرت الٰہ

شد مرید از جان باھُو بالیقین — خاک پای شاہِ میرانؒ راس دین

بدانکہ طریقۂ قادری بر ہر طریقہ قادر و قوی کہ ابتدای قادری و انتہائی تمام طریقۂ قادری را فتح۔ بشروع تلقین تعلیم روز اوّل حضوری مجلس خطاب و منصب در باطن حضرت پیر دستگیرؒ از حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرفراز و مفخر کنانند۔ پس اگر در طریقۂ قادری مرشد قادری بدین طریق قوّت ندارد، آن را طریقۂ قادری نتوآن گفت، مقلّد است، دوم انتہای قادری اینست کہ طالب قادری خاص مثل غوّاص ہر دم بدریای توحید غوطہ خورد و دُرّ بی بہا کشد و در وجود صدف نگہدارد و در روز قیامت خزائین ایشان معلوم شود۔

قولہٗ علیہ الصلوٰۃ والسلام:

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

بیت

تا توانی خویش را از خلق پوش

عارفان کی بوند این خود فروش

و ہر طریقہ اگر تمام عمر بریاضت و مجاہدہ جان خود را تصرف کند، ہرگز بمرتبۂ ادنیٰ قادری نمی رسد، زیرا نکہ قادری را خوردن او مجاہدہ و خواب او مشاہدہ۔ و این طریقہ را گرسنگی و سیری برابر است، خواب و بیداری برابر و مستی و ہشیاری برابر، گویائی و خاموشی برابر و صاحب این طریق را خلق میداند کہ بما ہم سخن است و ایشان دوام ہم سخن با خدا و رسولِ خدا و بشاہ محی الدین قدس سرہٗ العزیز ہم سخن باشند کہ نان این جہان می خورند و کار آن جہان می کنند و نظر ایشان و توجہ

ایشان و وہم ایشان وخیال ایشان از وصال حضور است، پس حقیقت ایشان راچہ داند و چہ شناسد کور چشم پریشان۔

وطریقۂ قادری بر ہر دو جہان امیر است کہ اصل ایشان از تصور اسم اَللّٰہُ فنا فی اللہ عارف باللہ فقیر است۔ این چنین قادری را نر شیر گویند و شہنشاہ گویند و صاحب راز گویند۔

از سہ چیز طریقۂ قادری را اجتناب باید، یکی سرود است سرہوا و کامل قادری را احتیاج سرود نیست کہ آنرا دوام استغراق است با خدا کہ بتوجہ خدا چہ قدرت است سرود را کہ در میان نگنجد این ہوا۔ واین طریقۂ قادری صاحب معرفت وکرم۔ پس ایشان را از کرامات واستدراج سرود می آید شرم۔

بدآنکہ سرود نہ بدل زندگی است، بلکہ سرود دور کنندہ از خدا ورسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، سراسر شرمندگی است۔ آری از سرود حاصل میشود کشف القلوب وکشف القبور، سرود محروم کنندہ از مجلس محمدی، وصال اللہ حضور، چہ باشد اگر از سرود آتش می خیزد و در وجود مثل پنبہ ازین نار شیطانی خوار، باید ہزار بار استغفار، چرا کہ قادری را آتش از تصور اسم اَللّٰہُ شوق تمام وطریقہ قادری راشنیدن سرود مطلق حرام است۔ دویم از دنیا وسوم از اہل دنیا اجتناب تمام، پس ہر کہ براین باور نیارد، از طریقۂ قادری نباشد۔

وطالب قادری راسہ نشانی است۔ اوّل آنکہ باسم اَللّٰہُ وذکر اَللّٰہُ دل او غنی، صاحبِ نظر کہ در نظر او خاک و زر برابر، دویم آنکہ غلام قادری را اللہ تعالیٰ این چنین قوّت دادہ است کسی را کہ از برای طلب اللہ خواند بیک نظر ابتداء تا انتہا بمعرفت مولیٰ تمام رساند۔ پس ہر کہ با این طریقہ حسد برد، در ہر دو جہان خراب شود۔ وسیوم غلام قادری را اینست کہ در چشم او سیر مشاہدۂ ہر دو جہان است۔ واین صفت در طریقۂ قادری مرشد قادری است۔ پس ہر کہ رابنوازد، آن را بیک روز بمرتبہ خود برابر سازد، چرا کہ قادری را خطاب قوت است قادری، ہر کہ چنین نباشد، آنرا قادری نتوان گفت۔

آری عارف قادری رانیز سہ چیز لازم است۔ اوّل قادری رامعرفت آواز الٰہی، چنانچہ آواز کلام اللہ وآواز ذکر جہر: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ط دویم قادری را دائم نماز معرفت الٰہی کہ این ذکر خفیہ پیوستہ باستغراق۔ سیوم قادری صاحبِ معرفت راز الٰہی، مشاہدہ بین حق الیقین، صاحب مستی حال و صاحبِ راز الٰہی، غرق فی النور، بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور۔ خانہ ویران، باطن معمور، صاحبِ وصال، لب بستہ از قیل وقال حال، صاحب احوال لازوال، فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ اولیاء اللہ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی:

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ؕ

قَوْلُہٗ تَعَالٰی:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o

حدیث:

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ط

حدیث:

اَلْفُقَرَآءُ لَا يُحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ ط

عجب دارم از آن قوم کہ "فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ" را "فَفِرُّوْٓا مِنَ اللّٰهِ" فہمیدہ اند۔ آری معرفت مولیٰ ندیدہ اند خود را امید انند حضور واز معرفت مولیٰ دورتر ودر کشف کرامات واستدراج مغرور، در طلب دنیا خراب، وروز وشب در طلب سیم وزر عذاب، دنیا کرا گویند؟

بیت

آنچہ از حق باز دارد دنیای زشت
آنچہ باحق می برد مزرعہ بہشت

حدیث:

اَلدُّنْيَا مَزْرِعَةُ الْاٰخِرَةِ ط

اینست آنچہ خدا دھد بخدا دھد۔

حدیث:

اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةٌ لَا يَتَجَاوَزُهَا اِلَّا الْمُخَفَّفُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُخَفَّفُوْنَ وَمِنَ الْمُثْقَلِيْنَ فَقَالَ اَعِنْدَكَ قُوْتُ يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ وَغَدٍ قَالَ نَعَمْ وَ بَعْدَ غَدٍ قَالَ لَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عِنْدَكَ قُوْتُ بَعْدَ غَدٍ لَكُنْتَ مِنَ الْمُثْقَلِيْنَ ط

بدانکہ معنی حدیث شریف چنان باشد کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود: تحقیق پیش شما جائے است بلند کہ تجاوز نہ خواہند کرد مگر کسانیکہ سبکسار اند۔ مردی گفت: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! سبکساران کدام انداز گرانباران، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود: آیا قوت تو یک روز است؟ گفت اعرابی: آری، باز فرمود: فردا؟ گفت: آری۔ باز فرمود: قوت پس فردا؟ گفت اعرابی: نی، پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر بودی نزدیک تو قوت پس فردا، ہر آئینہ می بودی از گرانباران۔

پس بدانکہ در طریقہ شریفہ قادری فقر فخر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است، دنیا فضیحت فرعونی نیست۔ ودر

طریقۂ قادری معرفت گنج الٰہی است، ریاضت رنج است۔

بدانکہ وقت سخاوت بر سخی سہ کس آزردہ شوند۔ اوّل خادمان حضوری دوئیم زن اہلِ خانہ درقہر وغصہ درآید، سیوم: پسران مؤکل جاسوس۔

بیت

با تو گویم بشنو ای جانِ عزیز

از حسد بدتر نباشد ہیچ چیز

قَوْلَہٗ تَعَالیٰ:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط

بدانکہ مرشد سہ قسم اند اول آنکہ مرشد کامل رحمت۔ دوئیم آنکہ مرشد ناقص زحمت۔ سوئیم آنکہ مرشد خام لعنت، ہر کہ بہ تمامیت دنیا رساند، تمامیت دنیا مرتبۂ فرعون است وہر کہ بہ تمامیت معرفت الٰہی رساند، پس تمامیت معرفت الٰہی، مرتبۂ فقرِ محمدی است۔ مرشد یکہ بہ تمامیت دنیا رساند کہ موجب لعنت است و نہ تمامیت معرفت الٰہی رساند کہ مطلق راز رحمت است نہ مرشد است۔ نہ مرشد شدن آسان کار است، بلکہ در طالبی و مرشدی عظیم سرّ اسرار پروردگار است کہ مرشد معرفت الٰہی و فقر نتیجہ انبیاء و اولیاء اللہ است و این نعمت عظیم و بخش کریم ہیچ کس سفلہ نالائق طالب الدنیا رانمی دہند بجز طالب مولیٰ اولیاء اللہ اولیٰ۔

بیت

با توگویم بشنو ای روشن ضمیر

طالب دنیا کجا باشد فقیر

ودشمن طریقۂ قادری از سہ حکمت خالی نباشد یا رافض یا خوارج یا منافق زندیق و بعضی مقلدان میگویند کہ خلافت از ہر طریقہ دارم، چنانچہ طریقۂ نقشبندی وطریقۂ سہروردی وطریقۂ چشتی وطریقۂ قادری۔ این چنین کذّاب اند۔ ہر کہ خلافت از طریقۂ شریفۂ قادری گیرد، التجا واحتیاج بدیگر نیارد، لایحتاج می شود۔ بشنو! ای دانش آثار! نر شیر را با خلاص روبہ وشغال چہ کار؟ از برای آنکہ ابتدای طریقۂ قادری راپنج علم نصیب است کہ آنراپنج گنج گویند۔ چنانچہ اوّل علم قرآن باتفسیر واحادیث۔ دوئیم علم دعوت کہ برآید یکدم تکبیر۔ سیوم علم کیمیا نظر کہ مردہ دل رانظر عارف باللہ زندہ کند کہ وجودش اکسیر وچہارم: علم از تاثیر تصور اسم اَللّٰہُ روشن ضمیر۔ پنجم: علم فنافی اللہ فقیر بر نفس امیر۔

پس این چنین پنج علم بطریقۂ قادری روز اول مرشد قادری، بدست آوردہ فقر اختیاری دست دہد، بعد از ان طالب طریقۂ قادری از دنیا غسل کند واز آخرت وضو سازد و دوگانہ بدین ترتیب بخواند کہ باشتغال اللہ یگانہ کہ

در یک رکعت بخواند۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط

ودر رکعت دویم بخواند،

قَوْلُهٗ تَعَالٰی:

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

و:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ج

ودر رکوع وسجود فنا با نیاز آورد ودر قعدہ بی حساب بخواند۔

حدیث:

تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ ط

پس بدست راست سلام دہد و بخواند:

اَلسَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَالْاٰفَاتُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ ط

بدانکہ سلامتی در وحدانیت اللہ است و واحد اللہ است۔ ہر کہ از وحدانیت بیرون آید در شرک وکفر افتد کہ لاسویٰ اللہ ہمہ بلا پیدا شود واز دست چپ سلام دہد و بخواند۔

دعا:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ط

کہ مسکین فقیر ساکن لاہوت را گویند، فقیر یکہ غرق دوام متقی اللہ۔ این چنین فقر فخر محمدی است، ہر دو دست برابر سینہ برداشتہ دعا بخواند:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ ط

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰٓؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ط

بدانکہ شخصی کہ مقدار حبہ حب دنیا در دل داشتہ باشد اگر تمام ولیان کہ برروی زمین اند، تمامی یکجا جمع شوند تا آنکہ حب دنیا کہ باشد از دل او برنخیزد، و اولیاء سیاہی دل وکدورت دل وزنگار دل از راہ معرفت رفتن ندہد، از برای آنکہ حب دنیا مثل زہر قاتل است۔ حب دنیا بخورد ایمان را وزہر قاتل خورد جان را۔

حدیث:

اَلدُّنْیَا یَاْکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا یَاْکُلُ النَّارُ الْحَطْبَ

بدانکہ روزی حضرت پیر دستگیر معشوق سبحانی قدس سرہٗ العزیز از خانہ بیرون برآمدند۔ بر دروازہ ابلیس استادہ دیدند۔ فرمودند کہ ای ابلیس ملعون! چرا اینجا آمدہ ای؟ برو۔ ابلیس گفت: یا غوث الاعظمؓ! غلامی درم دنیا اندرون بردہ است۔ از برای درم انتظار استادہ ام۔ درم دنیا متاعِ قلیل من است۔ قلیل پارچہ حیض آلودہ زن را نیز گویند۔

قَوْلَہٗ تَعَالٰی:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ط

ہر کہ درم دنیا نگہدارد وا بلیس گفت: یا پیرؓ! آن جانِ من است و برادر شیاطین بی دین۔ علیہ اللّعنت من است۔ حضرت پیر دستگیرؓ اندرون رفت، درم دنیا را از اندرون آورد با ابلیس داد و شیطان آن درم دنیا را بلب بوسیدہ برچشم نہاد۔ حضرت پیر قدس سرہٗ فرمودند! ای ملعون! درم را این چنین چون کردہ ای؟ ابلیس گفت: یا پیرؓ! درم دنیا جسم و جان من است۔ ہر کہ درم دنیا را بدوستی دستگیرد، تاثیر درم از دست تاثیر بدل کند و بگرفتن دردست درم دل او سیاہ شود۔ از راہِ نیکی بگردد و در راہ کبر و ہوا و حرص و حسد و طمع و آنچہ بدین مانند ناشایستہ افتد و بگشت۔ ابلیس گفت: یا پیر دستگیرؓ! اہل ہوا خواہ عالم فاضل باشد، خواہ جاہل، فقیر تقویٰ باشد طالب من و مرید، دنیا مرید من است و غلام دنیا غلام من است، درخانہ کہ درم آید، ہر آنکس برادر من شود، در آنخانہ برادر من ہمان برادر من است میگیرم جان و سلب کنم ایمان۔ دروغست کہ راہ راستی بروی بند نکنم کہ قال اللہ و قال الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آنرا ناپسند آید۔ و دل او تسکین ظاہر آراستہ۔ ہفت رنگین و در ہر رنگ آنرا زینت درم دنیا میدہم و مرا او را برجوعات فریفتہ و فریب کنم تا آنکہ نذر نیاز دہند و زیب آراستی او آراستہ بماند۔

حضرت پیرؓ فرمود کہ ای ملعون! دشمن سخت بر تو کیست؟ ابلیس گفت کہ دشمن سہ کس سخت تر کہ بجان من تیر میزنند، اوّل عالم عامل کہ در جہان علم روشن چراغ است و دوئم دشمن من فقیر کامل کہ بذکر اَللّٰہُ، معرفت تیغ الٰہی مرا قتل کند یا برادر نفس امّارہ من، سیوم دشمن من سخی کہ بکار دسخاوت ہر دو دست مرا ببرد کہ سخی را من ہر دو دست بگیرم کہ سائل را مدہ۔ علماء عامل و فقیر معرفت الٰہی موج دریا و سخی کریم صفت کہ دائم بخدا، طریقۂ قادری۔ دیگری کہ از طریقۂ قادری دعویٰ کند بمقابلہ مرتبہ بلند قادری خجل بایستد، ہمہ کس خیر از قادری یافت، ہر کہ این جا یافت، جای دیگر نیافت۔

طریقۂ قادری بی ریاضت با راز گنج بی رنج بخش، صاحب کرم و فارغ از راہِ کشف کرامات، ایشان غرق مع اللہ باسم اَللّٰہُ ذات عارف باللہ مشاہدۂ نور اللہ تجلیات وصال۔ اینست مراتب قادری لازوال، ہر کہ غوثی و قطبی و ولایت و ہدایت، بادشاہی دینی، دنیوی، اولیاء ولی مقرّبیت مولیٰ، فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ روشن ضمیر بر نفس امیر، ہر کسی

که مراتب بمراتب یافت از حضرت شاہ محی الدین قدس اللہ سرّہٗ العزیز یافت که کلید ہر دو جہان فیض بخش رحمان بدست ایشان است۔ ہر که منکر از ایشان بی بہرہ و بی نصیب، مردود الحق ہر دو جہان پریشان، بی دین، بدکیشان، محروم از معرفت الٰہی از سلک سلوک فقر این درویشان۔ نعوذ باللہ منہا۔

ابیات

قادری قدرت خدا با حق رفیق — میخورد خون از جگر با حق غریق

نظر ایشان عرش بالا ناظر است — ہر مقامی پیش ایشان حاضر است

از ازل تا ابد زیرش با قدم — ہر که ایشان شد مریدش نیست غم

ہر که نام گفت میرانؒ شد مرید — روز اوّل شد مراتب بایزیدؒ

قال حضرت شاہ محی الدین قدس سرّہٗ:

قَدَمِیْ هٰذَا عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ ط

قول حضرت شاہ محی الدین قدس سرّہٗ:

اَلْاُنْسُ بِاللّٰهِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰهِ ط

ابیات

سیصد و شصت نظر بر بندہ مراست — بندہ را مرتبہ بنگر بر ما تا بکجاست

بیوفائی مکن و از در ما دور مرو — زانکه ما را از ازل تا بہ ابد با تو صفاست

روی ناشستہ و چرگین شدہ از چرک گناہ — بی آب اگر شستہ شود رحمت ماست

ہم بدست تو دہم نامہء تو روز حساب — تا نداند کس دگر که در آن نامہ چہاست

یک نکوئی ترا دہ بدہم در دنیا — باز در آخرت آن ہفت صد و ہفتاد تراست

گر بدی از تو بر آید بکرم عفو کنم — این چنین لطف و کرم غیر من ای بندہ کراست؟

نارِ دوزخ چہ کند با تو چرا ترسی ازان — ظاہر و باطن تو چون ہمہ از نور خداست

ہرچہ خواہی از من بطلب تو شرم مدار — برمن ای بندہ اجابت بود و بر تو دعاست

تو زمن ہیزم و شیر و نمک و دیگ بخواہ — من وکیل توام از من بطلب ہر چہ سزاست

من عطا کردمت ایمان ز عطا کردہ خویش — کی ستانم ز گدای که برو صدقہ رواست

با توام من ہمہ جا ترس تو از شیطان چیست؟ — چون پناہت منم ابلیس کجا گو که کجاست؟

بیوفائی ہمہ از جانب تست ای محی الدینؒ — ورنہ از من که خدایم ہمہ از مہر و وفاست

یاد کن آن وقت زیر پایت سر — هر کہ را باچشم بر صاحب نظر
هر کہ با ادبست مثل جبریلؑ شد — هر کہ بی ادبست آن ابلیس شد
پای بر گردن ولی و هر اولیاء — بر گردن پیر ما شد قدم مصطفیؐ
هر کہ منکر می شود از پای ما — آنکسی گمراہ گردد سر ہوا
پیر من زندہ بزندہ جان پاک — احتیاجی نیست آنرا زیر خاک
شاہ میرانؒ حیّ دینش حیّ جان — با ہر سخن حاضر بود با ہر مکان
کور چشمی را بود چشم حجاب — کور چشمی کی بہ بیند آفتاب
بر من پیغام از پیغمبرؐ ست — پیغمبری پیغام امت و رہبر ست
مردہ پیری با مریدی ہیچ کار — با طلب حاضر نگردد ز انتظار

پیری کہ بال و پر ندارد و ہر دم از مریدی خبر ندارد، از گناہ بیرون نیارد و وقت نزدیک مردن مرید را از خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم التماس نمودہ ازان یکجا ثابت نگرداند، آن را پیر نتوان گفت، آن بی پیر است و مرید او بی نظیر۔ پیری و مریدی نہ آسان کار است۔ در پیری و مریدی عظیم سرّ اسرار پرودگار است۔ از پیران این زمانہ استخوان فروش و اہلِ شرب بادہ نوش ہزاران ہزار بار استغفار گردانیدہ۔

قَوْلَہٗ تَعَالٰی:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

بدانکہ ہر کہ از عجب و غرور برسد بمعرفت الٰہی قرب نور اللہ حضور عجب و غرور است۔ یعنی جلالیت و غصہ از غلبات مستی گویند۔ مستی در حقیقت و معرفت قرب اللہ و حضور است یعنی جلالیت بی امن با امن سبب است۔ در حقیقت و معرفت دائمی فقیر شود از تصور تاثیر اسم اَللّٰہُ وجود و فکر راز پاکی ذکر اَللّٰہُ مطلق نور است و فقیر را راہ اسم اَللّٰہُ قرب وصال حضور است و اہل حضور را ازین دو مقام گذشتن ضرور است۔ یعنی برآمدن از جلالیت کہ مجموعۂ جہل است یعنی ناراستگی برخود مغرور و از غرور مستی بسیار پیدا شود، و از مستی برادر مسلمانان را آزار رسد۔ دوم برآمدن از جمالیت کہ جمالیت جوہر جان را آزار دہد۔ ہر کہ از جلالیت و جمالیت بگذرد، این ہر دو مقام طی کنندہ۔ پس پشت انداز دور و جمعیت آرد و جمعیت مجموعۂ دانستگی و ہوشیاری را گویند، ہوشیار را نظر بروز قیامت و حساب پروردگار، برادر مسلمانان را نفع دہد۔

ابیات

فارغ از سود و بی غم از ضررم — دو جہان را بہ نیم جو نخرم

قانعم همچو شیر در بیشه نه چو سگ بهر جیفه در بدرم

زر جزایم چو لعل رمّانی زر ازان زرد روست در نظرم

از فریب جهان خبر دارم تا نه گوئی که مرد بی خبرم

بهر یک نان چه منّت دونان همّتی به ز منتی که برم

ذکراز وجود چہار قسم می خیزد و ذکر یکہ بذوق الٰہی می خیزد، آن ذکرلا زوال است۔ این چنین ذاکر را صاحبِ مشاہدۂ نوراللہ بین صاحب وصال دم گویند۔ از ذکر ذاکر را پیدا شود وہردم نوع ذکر۔ ذاکر احوال این چنین در کردار صاحب فیض وکرم گویند۔ ابتدای معرفت الٰہی اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ آواز ہزار سال افتادہ مانند وشنیدن اَلَسْتُ آواز بعبودیت پروردگار نماز واز آن کشاد معرفت الٰہی راز، بعد از آن روشن ضمیر شد۔ چشم ازین فقیر بر دنیا بی نیاز۔

عجب دارم از آن مرشد خام ناتمام کہ طالبان را میرساند بسرود شیطانی مطرب آواز وآواز یکہ در نص قرآن وحدیث وعلم فقہ مسائل کلمۂ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نباشد آن آواز مطلق شیطانی۔ شخصی کہ بر آواز سرود شیطانی مبتلا ومشتاق شود، آن مردہ دل نفسانی است۔ ہر آنکس محروم از معرفت الٰہی، اواز ازل خدا ومحروم از نماز خدا ومحروم از راہ ازل خدا ومحروم از چشم معرفت واز ازل خدا۔ طایفہ سرود مردہ دل نفسانی۔ سرہوا عالمان را از علم سر بسر ہوا است۔ دانی این ہوا کجا است ہوا۔ ایشان را بہشت استغفار است نوراللہ۔ دنیا را سر بسر ہوا دانی کجا است ہوا۔ دوزخ نار میسوز د وحرص خواری۔ وعارف باللہ فقیر ہیچ بہ ہوا تعلق ندارد کہ آن را از معرفت مطلق باطن معمور، وحدانیت غرق حضور در صفا است۔ ایشان طریق حضوری ورزند، از برای آنکہ بر دل حرص وحسد، کبر، طمع وکدورت نیارند۔

بیت

عارفان را رو ببین از دل صفا است

باش عارف تا ترا وحدت خدا است

بدانکہ اہل دنیا غلام دنیا است۔ دنیا واہل دنیا غلام فقیر عارف باللہ۔ اولی الامر عارف باللہ خداوند اگر غلام در خانہ کہ دنیا واہل دنیا است در آید عیب ندارد واگر غلام خداوند را شناسد۔ حکمت اینست اوّل آنکہ دنیا را انبیاء ومحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اختیار نکردہ اند۔ زیرانکہ بی دین است۔ دیگر آنکہ غلام دنیا چشم ندارد ودل سیاہ و وجود خشم دارد۔ اکثر غلام دنیا عقل کم دارد کہ مغز او دنیا خوردہ بی مغز غم دارد۔

بدانکہ کسی کہ تصور اسم اَللّٰهُ وبذکر اَللّٰهُ چنانچہ بذکر دوام وفکر تمام مشغول میشود، اللہ تعالیٰ بر آن بندہ نظر رحمت جمالیت کند، آن را از نظر جمالیّت خدا معرفت، نور جمال مشاہدہ نور یست ربوبیت وصال مشاہدہ۔

شخصی کہ بذکر دوام اَللّٰہُ وفکر تمام و بہ تصور اسم اَللّٰہُ بردوام مشغول نباشد، خدا تعالیٰ بروی نظر جلالیت، قہر وغضب کند، اورا ترقی عزّ وجاہ دنیا دل سیاہ. بحرص وحسد وہوا وکبر وطمع تباہ بروبکشاید، محروم از معرفت اللہ شب وروز بحرص دنیا سوزد آن گمراہ۔

ابیات

دنیا بی خدمت بود لائق سزا | دنیا ز بہر خدمت مردان خدا
این چنین دنیا بود قہر الٰہ | بر سر شرمندہ باشد رُو سیاہ
دنیا و شیطان ہر دو بایک اتفاق | دنیا حرص و حسد کفر و نفاق
اصل دنیا جیفہ طالب او کلب | نفس امارہ بدنیا در طلب

حدیث شریف:

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ:

اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ ط

عجب دارم ازان قوم کہ شب وروز می خوانند:

قَوْلُہٗ تَعَالٰی:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط

لَا یُحِبُّ الدُّنْیَا

سرّ عبادت وراہ عبادت است۔

حدیث شریف:

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ:

تَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ط

یک لکھ وہشتاد ہزار پیغمبران کم وزیادہ در باب دنیا ہم چنین فرمودہ اند۔ ہر کہ خلاف از فرمودۂ پیغمبران کند، ہر آن کس مسلمان چہ طور باشد، بلکہ حیوانی گاؤخر مستور باشد۔

ابیات

چونکہ دو عین یک شود حق الیقین | فقر از عین است عین عین بین
نماندہ پردہ بین سرّ الٰہی | سوادالفقر در چشم سیاہی
حرف بحریست ازان درّ معانی | ازان حرفی بوحدت خوش بخوانی

ز بہر طالبان از آسمانی | کہ دل را یافتم سرّ معانی
بجز پیری نباید رفت این راہ | کہ پیری میدہد از سرّ آگاہ
کسی پیری ندارد پیر او چیست؟ | کہ پیر او بود ملعون ابلیس
باھُوؒ مرا پیر است ہر دم دستگیر است | فنا فی اللہ جیلانیؓ فقیر است

قَوْلَہٗ تَعَالٰی:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ O

حدیث:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا شَیْخَ لَہٗ وَمَنْ لَّا شَیْخَ لَہٗ فَھُوَ شَیْطَانٌ ط

در پیری و مرشدی و مریدی و طالبی عظیم سرّ اسرار۔ مرشد شدن نہ آسان کار۔

شرح ذکر دوام

ذکر یکہ ذکر خفیہ ذاکر را معلوم نباشد زیرا نکہ ذکر خفیہ از دیدن تصور تاثیر اسم اَللّٰہُ در تمام وجود ہمچنان جاری گردد، چنانچہ نمک در طعام و چنانچہ شیر در آب۔ بدانکہ ذکر خفیہ را از چہار چیز شناختہ می شود۔ اوّل آنکہ از تصور تاثیر اسم اَللّٰہُ ذاکر خفیہ را چنان لذت و حلاوت رو دہد اگر از لذّت یک ذرّہ از مشرق تا مغرب کل مخلوقات تمام عالم برسد از ان لذّت چنان بی ہوش شود کہ بصور اسرافیلؑ روز قیامت برخیزد۔ و چنان غرق شود کہ از خود بی خود گردد و اگر کسی بر تن او سر تیغ زند، و جود آن را ذرّہ ذرّہ کند، ہرگز نہ جنبد، ذکر ذاکر خفیہ از تاثیر تصور اسم اَللّٰہُ پیش ذاکر خفیہ تمامیّت دنیا و آنچہ بروی زمین با او دھند، ہرگز نظر نکند کہ در نظر او خاک و زر برابر۔ چہارم ذکر ذاکر خفیہ را از تصور تاثیر اسم اَللّٰہُ چنان اشتغال اللہ استغراق مع اللہ مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ می فرماید کہ ای ملایکان! بہ بینید این بندۂ من بمن چہ مشغول و مستغرق کہ ہر دو جہان را یاد ندارد و بجز معرفت مشاہدۂ نور اللہ تجلیات ذات من بدیگر نظر نہ اندازد۔ منکہ خدایم مرا سوگند خدای خود است کہ این بندہ را من ثواب چندان ثواب دہم کہ ہر دو جہان نکشد و از عالم فرق گیرد۔

حدیث:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ ط

قَوْلَہٗ تَعَالٰی:

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ (الکہف-24)

این چنین ذکر، فکر، استغراق در طریقہ قادری ہر کہ ازین سوا دعویٰ کند، دروغ گو باشد۔ غلام قادری دنیا و شیطان راسلب کند وطریقہ قادری رانتواند کہ شیطان و دنیا براو غالب آید، برکت شریعت وقدم معرفت کہ حضرت پیر دستگیرؒ نائب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ہیچ حال واحوال از مریدان غافل نیست۔ آن مرید یکہ باعتبار رابعہؒ و بایزیدؒ اہل روح نہ مثل مرید طالب نفسانی، طالب دنیا، مرید شیطانی۔ شخصی را کہ مراتب از غوث وقطب فائق تر نباشد، از مریدان حضرت پیر (دستگیرؒ) نباشد، مرید حضرت پیر میداند و می بیند راہ ازل و ابد۔

اَللّٰہُ بَسْ مَاسِوَی اللّٰہِ ھَوَسْ ط

تمام شد گنج الاسرار از تصانیف حضرت مولانا سلطان العارفین سلطان باھُو قدس سرہٗ العزیز۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھُوؒ نے اسرارِ جان کا عرفان پیر گیلان، پیر پیران جہان، حضرت عبدالقادرؓ سے پایا اور ایسے پایا کہ جس دل کی طرف نگاہ کی اس کی جان روشن کر دی۔ آپ کے آثار و اسرار کا سلسلہ فیض رسان بے پایان ہے اور خوش قسمتی یہ کہ موجودہ دور میں جب دلوں کی صفا کی زیادہ ضرورت ہے یہ اسرار اور آثار تصحیح و تراجم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ آپ کی فارسی تصانیف کی تصحیح متن میں بنیادی مشکل نسخہ ھای خطی کی عدم دستیابی اور سرکاری یونیورسٹی لائبریریوں میں ناپیدی ہے۔ یہ نسخہ ھای خطی زیادہ تر شخصی ملکیتی نسخے تھے مگر خانوادہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے چند موجودہ اربابِ علم و دانش کی علم پروری اور فیض بخشی کے سبب محققین کو ان تک رسائی ممکن ہوئی ہے اور گذشتہ عرصے میں ان گنج ھای گران بہا پر علمی و تحقیقی کام شروع ہو گیا ہے۔ گنج الاسرار کی تصحیح متن اور ترجمہ بھی اسی علمی تحقیق کی ایک خوبصورت کڑی ہے۔ یہ کام خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی توجہ اور رہنمائی میں انجام پایا اور برکاتِ خاص کا حامل ہے۔
پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال شاہد
صدر شعبۂ فارسی
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور
سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور
سلطان الفقر ہاؤس
4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790
Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766
ISBN: 978-969-9795-21-3
9 789699 795213
Rs: 160
www.Sultan-Bahoo.com, www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com
/SultanBahoo.SultanulFaqr
/+Sultanbahoo-Sultan-ul-Arifeen